بعونہ

نسخہ متبرکہ تذکرہ حالات خاندان چشت اہل بہشت مع خلاصہ منتخب
ملفوظات حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ الموسوم

بہ

خلاصۂ تواریخ مشایخ چشتیہ

مؤلفہ

فقیر حقیر و خادم الفقرا احمد مولابخش چشتی نظامی بھٹنڈوی مدرس
اول فارسی مدرسہ بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ ۱۳۰۴ ہجری

مطبع رضوی واقع دہلی میں محمد تمیز حسن کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا شکر کب مجھ سے بیان ہو — اگر ہر مو مین میرے سو زبان ہو
کیا سارا جہان اک کن سے پیدا — کیا مٹی سے آدم کو ہویدا
کیا خلعت سے کرمنا کے اکرم — ہوا علم و شرف مین سب سے افخم

نعت حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

حبیب اس کا محمد مصطفی ہے — جسے لولاک کا رتبہ دیا ہے
ہین چارون یار اسکے روشن اختر — ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
کروڑون رحمتین اور لاکھ صلوٰۃ — خدایا ہیجبارہ ان پہ دن رات
کہ بخشش اسکا ہے جان و دل سے خادم — رہے حب انکی مین ہر آن ہر دم

سبب تالیف

ابا العبد فقیر حقیر عبودیت نقش مولا بخش ابن اللہ بخش حنفی چشتی نظامی متوطن قصبہ بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ حال مدرس اول فارسی قصبہ مذکور ارباب دانش و بینش کی خدمت مین ملتمس ہے کہ اگرچہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ شجرہ مطبوعہ مطبع مصطفائی لاہور کے حاشیہ پر مختصر حال ولادت و خلافت و وفات ہر ایک بزرگ کا ثبت ہے مگر چونکہ عام لوگون کو حاشیہ پڑہنے اور سمجھنے مین ایک گونہ وقت

متصور ہے اسلیئے فقیر نے وہ مختصر حالات کتاب (سیر الاقطاب) وحاشیہ سلسلہ مذکور
اور کسی قدر مناقب المحبوبین - مین سے اردو مین کرکے ہر ایک بزرگ کی وفات کا
مادہ تاریخ کہ کتاب سیر الاقطاب - اور خزینۃ الاصفیا - مین مرقوم تہا ساتہہ لکہدیا اگرچہ
بعض بعض جگہ تاریخ وفات مین اختلاف واقع ہوا مگر اسکو اختلاف روایات پر
محمول کرنا چاہیئے چونکہ یہہ لب لباب (تذکرۃ المشایخ - کا کہ معاً اس کی فقیر نے
تالیف کی ہے تصور کرنا چاہیئے اسواسطے اسکا نام **خلاصہ تواریخ مشایخ**
چشتیہ - رکہا گیا - جس کو تذکرۃ المشایخ کے مطالع کی فرصت نہ ہو تو یہہ مجمل حال
اپنے سلسلہ کے بزرگوں کا ضرور ہر مرید کو یاد رکہنا واجب ہے - غرض یہہ دونون
کتابین اردو زبان مین ایک مجملاً اور ایک مفصلاً بتائید الٰہی - وامداد حضرت رسالت
پناہی - وبرکت خواجگان چشت اس فقیر کی ہمت خداداد سے تہوڑے عرصہ کی محنت
اور جانفشانی سے ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری مین بہمہ وجوہ تیار
ہوگئین اللہ تعالی ہر ایک بہائی کو ان کے پڑہنے کا اور اس فقیر کو اجر جزیل عطا فرماوے

ہر کہ را جاوید باید جنت الماوی بہشت	ہر زمان از صدق خواند شجرہ پیران چشت

جناب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اسم مبارک پدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - عبد اللہ - بن عبد المطلب - بن ہاشم
بن عبد مناف بن کعب ہے اور اسم شریف والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب ہے **ولادت**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد طلوع صبح صادق پیش طلوع آفتاب روز دوشنبہ
بارہوین ۱۲ ربیع اول ایک قول سے دوسری اور آٹہوین - اور ایک قول سے پہلی اور
دسوین ماہ مذکور سال فیل مین ہوی اور ابتدا **نزول وحی** اکثر محدثین کے قول
سے روز دوشنبہ تیسری ۳ یا آٹہوین ربیع الاول ولادت سے اکتالیسوین ۴۱ سال مین ہوی

معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب بست ہفتم ماہ رجب اور بعثت اور نبوت سے بارہوین سال مین ہوا۔ **ہجرت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے تیرہ سال گزرنے کے بعد ستائیسوین ماہ صفر روز دوشنبہ کو ہوئی **مدت اقامت** مدینہ منورہ دس سال **وفات شریف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روز دوشنبہ بارہوین ربیع اول وقت چاشت ہجرت سے گیارہوین سال مین ہوئی اور ایک قول سے دوم ماہ مذکور مین ہوئی۔ اور جاننا چاہیے کہ دوشنبہ کے دن کو بہت فضیلت ہے کہ اُسیدن آپ پیدا ہوئے۔ اور اُسیدن پہلی وحی اُتری اور اُسی روز مدینہ مین داخل ہوئے اور اُسی روز وفات پائی **عمر شریف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تریسٹھ سال۔ اور ایک قول سے پینسٹھ سال اور ایک قول سے ساڑھے باسٹھ سال اور ایک قول ساٹھ سال تھی مگر قول اول اصح ہے **وقت دفن** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب چہارشنبہ یا اُس کی فجر یا روز سہ شنبہ تھا **مرقد منور** مدینہ طیبہ حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مین کہ وہان روح پر فتوح قبض ہوئی تھی رشک جنت ہے **زیارت قبر شریف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مندوب ہے اور اعظم قرب اور ارجی طاعات سے ہے اور شفا مین ہے کہ وہ ایک سنت ہے سنن مسلمین سے اور بعض مناسک مین ہے کہ وہ قریب واجب کے ہے جس کو وسعت ہو اور فرمایا آپ نے جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی پس اُس نے مجھ پر ظلم کیا اور فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی واجب ہوگئی اُسکے لئے شفاعت میری اور فرمایا جس نے زیارت کی میری بعد مرنے میرے کے پس گویا اُس نے زیارت کی میری حین حیات میری کی یعنے اُسکو غیر زائر پر ایک فضیلت ہوگئی جس طرح فضیلت زائر کی غیر زائر پر حین حیات آپ کی ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ زائر قبر شریف صحابی کہا جاویگا مثل زائر حال حیات کے اللہ تعالی تصدق اپنے حبیب کے اس ہیچمدان بے بضاعت مولف

تذکرہ ہذا اور سب بہائیون کو زیارت روضہ مقدس سے مشرف فرماوے۔

الٰہی نجنی من کل ضیق	بجاہ المصطفیٰ مولی الجمیع
وہب لی فی مدینۃ قرارًا	بایمان ودفن بالبقیع

آمین آمین آمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

کنیت آپکی ابوالحسن اور ابوتراب اور لقب مرتضیٰ اور نام مبارک علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم اور نام والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے اور ولادت آپکی خانہ کعبہ کے درمیان روز جمعہ تیرہوین ۱۳ رجب واقعہ فیل سے تیس برس بعد ہوئی لڑکون مین سے پہلے آپ ایمان لائے ہتے سال پینتیس ۳۵ یا چہتیس ہجری مین مسند خلافت پر جلوس فرمایا پانچ برس اور تین مہینے اور بعض کے نزدیک چار برس اور نو مہینے قواعد شریعت محکم کرکے دوشنبہ کی رات تاریخ اکیسوین ماہ رمضان المبارک سال چالیس ۴۰ ہجری اور بعض کے نزدیک سترہوین ماہ مذکور کو وفات فرمائی۔ عمر شریف تریسٹھہ برس یا پینسٹھہ برس ۶۵ کی تھی اور نقش نگین آپکا الملک للہ اور قبر شریف نجف اشرف مین ہے اور زاہد پاک تاریخ وفات ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ علیہ

اسم شریف آپکا حسن اور کنیت ابوسعید اور ابومحمد اور آپکے والد ماجد کا نام ابوالحسن یسار۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام خیرہ تہا۔ آپ مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے۔ جب پیدا ہوئے آپکو حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مین لے گئے انہون نے فرمایا اس کا نام حسن رکہنا کیونکہ نیک رو ہے۔ آپکی والدہ شریفہ موالی ام المومنین ام سلمہ حرم محترم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین۔ ایکروز آپکی مادر مہربان کسی کام مین مصروف تہین آپ نے دودہ نہین پیا تہا اسلیئے روتے

سے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پستان مبارک آپکے مُنہ مین دیا چند قطرے دودھ کے نکلے چندین ہزار برکات وکرامات حق تعالیٰ نے اُس دودھ کی برکت سے آپ کو عطا فرمائین اور آپ نے ایکسو تئیس صحابہ کرام کو دیکھا تھا علوم ظاہری وباطنی مین کوئی آپکا نظیر نہ تھا اور اکثر سلوک کی کتابون مین مذکور ہے کہ آپ نے خلافت کا خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک سے پہنا اور اہل حق کے نزدیک یہی صحیح ہے اور حضرت امام حسنؑ۔ اور خواجہ کمیل زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آپکو صحبت تھی اور آپکی وفات شریف غرہ ماہ رجب مین بعض کے نزدیک تاریخ چوتھی ماہ محرم ۱۱۱ھ ایک سو گیارہ ہجری مین ہوئی۔ اور قبر شریف آپکی بصرہ مین ہے - اور عمر شریف آپکی نواسی برس کی تھی قطب (۱۱۱) - آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ۔

حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ

آپ ریاضات مین بے نظیر وقت تھے آپ خلیفہ اعظم حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے ہین اور خواجہ کمیل ابن زیاد کے ہاتھ سے بھی خرقہ خلافت پہنا ارادت سے پہلے چالیس برس مجاہدہ کیا۔ اور ہمیشہ صائم رہتے - اور تین لقمے سے زیادہ نہ کھاتے - کہتے ہین کہ کسب دانش حضرت امیرالمومنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا اور ستائیسوین ماہ صفر ۱۷۷ھ ایکسو ستتر۔ اور ایک روایت مین ۱۷۶ھ ایکسو چھتر ہجری مین بصرہ کے درمیان وفات پائی (امام عبد الواحد) آپ کی تاریخ وفات ہے ❊

حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ

آپ نے خرقہ خلافت خواجہ عبدالواحد بن زید کے ہاتھ سے پہنا بعضے آپکو ابو علی فضیل اور بعضے ابوالفیض فضیل کہتے ہین - سمرقند مین پیدا ہوئے اور خراسان مین نشو ونما پایا علم تفسیر وحدیث مین مجتہد تھے اور یہہ آپ کے کلمات سے ہے لا یستکمل الایمان العبد حتی یودی ما افترض اللہ علیہ ویجتنب ما حرم اللہ علیہ ویرضی

بما قسم اللہ لہ ثم خاف مع ذلک ان لاتیکمل الایمان ولا یقبل منہ - آپ کی وفات شریف تاریخ تیسری ماہ ربیع الاول اور ایک روایت مین ماہ محرم ۱۸۱ھ اکیسو ستاسی ہجری مین ہوئی - مرقد منور آپکا بیت الحرام کے پاس جنت معلے مین قریب روضہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہے (قطب جہان بودہ) آپکی تاریخ وفات ہی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ

کنیت آپکی ابواسحاق اور لقب آپکا ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بلخی ابنائے ملوک بلخ سے آپ ہین - جوانی مین توبہ کی ایکدن شکار کے لئے باہر تشریف لے گئے ہاتف نے ندا دی کہ اے ابراہیم تجکو اس کام کے واسطے نہین پیدا کیا ہے یہ سنکر آگاہ ہوئے آخر کار سلطنت چھوڑ طریقت مین قدم رکھا مکہ شریف مین چلے گئے وہان سفیان ثوری اور فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہم سے صحبت تھی - خلافت کا خرقہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ سے پایا - پہر امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی شرف خلافت سے مشرف ہوئے آخر حال مین لوگون کی نظر سے غائب ہو گئے معلوم نہین کہ قبر شریف آپکی کہان ہے - بعض بغداد مین امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو مین بتلاتے ہین - اور بعض شام مین جہان لوط علیہ السلام کی قبر ہے کہتے ہین بقول حضرت مخدوم جہانیان رحمۃ اللہ علیہ قبر حضرت ابراہیم کی جنت المعلے واقع مکہ شریف مین متصل روضہ خدیجۃ الکبرے کے ہے - آپ کی وفات شام مین ۱۸۱ھ اکیسو ستناسی شوال اور ایک روایت مین چھبیسوین جمادی اور ۱۶۲ھ ایکسو باسٹھہ یا ۱۶۰ھ ایکسو ساٹھہ یا ۱۶۱ھ اکسٹھہ مین ہے (دنیا ہدا امام اصفیا) تاریخ وفات ہی رضی اللہ عنہ

ترجمہ کامل نہیں ہوتا ایمان بندہ کا یہانتک کہ ادا کرے اُس چیز کو کہ فرض کی ہے اللہ تعالی نے اُس بندہ پر اور پرہیز کرے اُس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ تعالی نے اُس بندہ پر اور راضی ہو اُس چیز سے کہ قسمت کی ہے اللہ تعالی نے واسطے اُسکے پس اُس سے ڈرے باوجود ادای فرایض اور اجتناب نواہی و راضی ہونے قضا پر ڈرے اس سے کہ کامل نکرے ایمان کو اور اسکو قبول نکرے خدای تعالی ان تمام عملون کو اس سے ۱۲ محمد مولا بخش

حضرت خواجہ حذیفہ مرعشیؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ پرہیز اور زہد مین بے نظیر تہے - آپ کا قول تہا کہ درویش کی غذا ذکر لاالہ الا اللہ ہے علم سلوک مین آپ صاحب تصانیف ہین، وفات آپکی چوبیسوین تاریخ ماہ شوال ۲۵۲ھ دو سو باون ہجری مین ہوئی - (قطب الزمان بود) آپکی تاریخ وفات ہے

حضرت خواجہ ابی ہبیرہ بصری رضی اللہ عنہ

آپ خلیفہ اعظم خواجہ حذیفہ مرعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین اور آپ مقتدای علماء اور اولیا وقت کے تھے - آپ وجہ حلال سے قوت حاصل کرتے - اور فتوح اہل دول قبول نکرتے تھے - وفات شریف ساتوین ماہ شوال کو ہوی - مدت عمر شریف اکنیوس سال اور ایک روایت مین ایکسو تیس سال تھی اور قبر شریف بصرہ مین ہے - اور زاہد کرنہم - آپ کی تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ -

حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ

آپ ریاضات اور مکاشفات مین ایک شان عظیم رکہتے تھے اور اپنی زندگی مین دن کو کچھ نکہایا اور نہ پیا جب پیدا ہوئے رات کو دودہ پیتے - اور جب دن ہوتا رات تک دودہ نہ پیتے آپ کی اصل دینور سے ہے - دینور دال کی کسر یعنی زیر اور یے کی سکون یعنے جزم - اور نون کی فتح یعنے زبر سے - ایک شہر کا نام ہے درمیان ہمدان اور بغداد کے بغداد مین نشو و نما پایا - خرقہ خلافت خواجہ ہبیرہ بصری کے ہاتھ سے پہنا اکثر کتب تواریخ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علو دینوری وہی ممشاد دینوری ہے اور پیران سلسلہ سے ایسا ہی سنا گیا ہے لیکن صاحب مراۃ الاسرار نے علو دینوری کو خواجہ ابی اسحاق شامی کا پیر لکہا ہے اور ممشاد دینوری کو اور بزرگ کہا ہے - وفات آپ کی چودہوین تاریخ ماہ محرم ۲۹۹ھ دو سو ننانوے مین ہوئی قدوہ اولیای حق بودہ

ھ مرعشی - بفتح میم و سکون رای مہملہ و فتح عین مہملہ - نواحی دمشق مین ایک گانو کا نام ہے ۱۲ مولف عفی عنہ لذا فی خزینۃ

آپ کی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رضی اللہ عنہ

آپ کشف و کرامات مین ایک شان بلند رکھتے تھے جب خواجہ ممشاد علو دینوری کی خدمت مین پہونچے خواجہ نے اسم مبارک آپکا پوچھا آپ نے کہا ابو اسحاق شامی ہے خواجہ نے فرمایا آج سے لوگ تجکو ابو اسحاق چشتی کہینگے تربیت کے بعد خرقہ خلافت کا پہنایا۔ اور چشت کی طرف بہیجا۔ اوس روز سے خواجگان چشت سے مشہور ہوئے۔ اور چشت دو ہین۔ ایک شہر ہے خراسان مین۔ دوسرا ایک گانو ہے ہندوستان مین۔ ملتان اور اُچ کے درمیان۔ اور ہمارے خواجگان چشت خراسان سے ہین۔ چودھوین تاریخ ماہ ربیع الثانی مین آپ نے وفات پائی اور مرقد منور عکہ[۱] مین ہے اور قطب الواصلین ۳۲۹ آپ کی تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ ابی احمد ابن فرسنافہ چشتی رضی اللہ عنہ

آپ خلیفہ اعظم خواجہ ابی اسحاق چشتی کے ہیں اور والد ماجد آپ کے سلطان فرسنافہ[۲] ہین جو شرفائے چشت اور امیران ولایت سے تھے تیس برس ۳۰ آپ نے خواب نہین کیا۔ اور تیس برس وضو بہی سوائے ضرورت کے نہین ٹوٹا۔ کبہی سیر ہو کر نہ کہایا۔ اور نہ پیا۔ جب تین چار فاقے ہوجاتے کسی سے ظاہر نکرتے۔ اور شکرانہ کرتے۔ اور سات روز کے بعد افطار کرتے اور بعد نماز تہجد کے یہ دُعا کرتے کہ الٰہی عاصیان امت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشدے آواز آئی کہ اے احمد دُعا تیری ہمنے قبول کی۔ اور ہزار گنہگار امت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمنے بخشا تیرے برابر بہشت مین لاؤنگا معلوم نہین کہ

---

[۱] عکہ عین کی فتح یعنے زبر اور کاف مشدد سے۔ بلاد شام سے ہے ۱۲ مؤلف عفی عنہ

[۲] لغت بمعنی فرسنافہ فے کی۔ اور را کی کسر یعنے زیر سے اور سین مہملہ کی سکون یعنی جزم سے۔ اور نون۔ اور فا کی فتح یعنی زبر سے (بمعنی شب نوروز) اور یہان مراد سلطان ہے۔ کذا فی الشرح۔ مؤلف مولا بخش عفی عنہ

کسقدر گنہگار آپکی دعا سے بخشے گئے۔ خداوند ایہ مرید بے پایہ اور جو کوئی اُس حضرت سے وسیلہ رکھتا ہے وہ بھی بخشا جاوے آمین یارب العالمین۔ عمر شریف آپکی پچانوے برس کی تھی۔ وفات شریف ۳۵۵ھ تین سو پچپن۔ غرہ جمادی الثانی مین ہوئی۔ اور قبر شریف چشت مین ہے اور قطب العالمین بود آپکی تاریخ وفات ہے

حضرت خواجہ ابی محمد ابن ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہ

آپ نے خرقہ خلافت کا اپنے باپ خواجہ ابو احمد چشتی کے ہاتھہ سے پہنا۔ اور کہتے ہین کہ غزوہ سومنات مین آپ سلطان محمود سبکتگین کے ساتھہ تھے آپکے قدمون کی برکت سے فتح سومنات ہوئی۔ ایک روز دجلہ پر بیٹھے ہوئے آپ اپنا خرقہ سی رہے تھے۔ اتنے مین خلیفہ کا بیٹا آپہنچا اور گھوڑے سے اُتر تعظیم بجالا کر ادب سے بیٹھ گیا۔ آپ نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر بوڑہی عورت کسی بادشاہ کے ملک مین فاقہ سے سووے روز قیامت مین اُس بادشاہ کی دامنگیر ہوگی۔ جب تمکو خدا نے تعالی نے ملک بادشاہت کا عطا کیا ہے اور فقیر اور محتاج اُسمین رہتے ہین ایسا نہو کہ تو غفلت کے ساتھہ کام کرے اور کل کو شرمندہ ہو۔ جب آپ نے نصیحت تمام کی خلیفہ کے بیٹے نے کچھہ نقد اور جنس منگایا اور حضور مین پیش کیا۔ آپ نے تبسم کرکے فرمایا کہ اے شہزادے ہمارے خواجگان سے کسی نے اسکو قبول نہین کیا مین بھی قبول نہین کرتا ہمکو فقر کی دولت ملک سلیمان سے بہتر ہے پسر خلیفہ نے نہایت مبالغہ کیا۔ آپ نے فرمایا حق تعالی نے غیب کے خزانے اپنے بندوں پر کھول رکھے ہین تمہارے مال کی حاجت نہین رکھتے ہین۔ آخر الامر خلیفہ کے بیٹے نے عاجزی حد سے بڑھا کی آپ نے منہ آسمان کی طرف کرکے کہا کہ الہی تو جو کچھہ اپنے بندون کو دکھاتا ہے اسکو بھی دکھلادے اُسیوقت دجلہ کی مچھلیون نے کہ ہر ایک کے منہ مین دینار زر تھا سر باہر نکالا۔ خلیفہ کا بیٹا حیران ہوگیا۔ اور آپکے قدمون

پر گر پڑا۔ اور ایک گھڑی کے بعد رخصت حاصل کر کے چلا گیا آپ نے اُسکے لائے ہوئے مال سے کچھ نہ لیا۔ مدت عمر آپکی ستر برس کی تھی۔ اور وفات شریف چہارم ربیع الثانی وبقولے غرہ رجب ۴۱۱ھ چار سو گیارہ ہجری مین ہوئی۔ اور قبر شریف چشت مین ہے اور مطلوب کمال کبریا ۴۱۱ھ آپ کی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت خواجہ ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ

آپ سید صحیح النسب حسنی اور حسینی ہین خلافت کا خرقہ اپنے ماموں خواجہ ابو محمدؒ چشتی سے پہنا۔ ریاضات مین بے نظیر وقت تھے۔ بعد وفات خواجہ ابو محمدؒ چشتی کے آپ مسند ارشاد پر زینت بخش ہوئے۔ جب وفات آپکی قریب پہونچی بڑے بیٹے خواجہ مودود چشتی کو تحصیل علم کی وصیت فرما کر قائم مقام اپنا بنایا۔ تیسری تاریخ ماہ رجب المرجب وبقولے ۲۶ ربیع الثانی ۴۵۹ھ چار سو انسٹھ ہجری مین رحلت فرمائی۔ قبر شریف چشت مین ہے۔ مدت عمر شریف چوراسی برس ۸۴ تھی عارف کامل بود ۴۵۹ھ آپکی تاریخ وفات ہے

حضرت خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سات برس کی عمر مین تمام قرآن کو قرارت کے ساتھ حفظ کر کے تحصیل علم مین مشغول ہوئے اور رجب چھبیس ۲۶ اور ایک قول سے چوبیس برس کے ہوئے آپ کے والد بزرگوار خواجہ ابو یوسف چشتی نے وفات پائی بموجب وصیت پدر بزرگوار کے اُنکے قائم مقام ہوئے اور علم ظاہری اور باطنی مین بے نظیر وقت تھے تمام مشائخ اُس زمانہ کے آپکے حلقہ بگوش تھے القب شریف آپکا (قطب الدین) ہے اور خلق اور تواضع آپ اسقدر رکھتے تھے کہ بیان نہین ہو سکتا جو حاجتمند آپکی خدمت مین آتا جس چیز سے وہ راضی ہوتا اُسکو خوشنود کرتے ہر کسی سے سلام مین سبقت کرتے تھے اور اُسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے یہان تک کہ اپنے غلام اور کنیزک سے بھی اسی طرح پیش آتے وفات آپکی غرہ ماہ رجب ۵۲۷ھ پانسو ستائیس ہجری مین ہوئی اور چشت مین اپنے آبا کے

کرام کے جوار مین آسودہ ہوئے عمر شریف ستانوے سال تھی آن حجت اولیا بودہ - تاریخ وفات ہے - رضی اللہ تعالی عنہ - ۵۲۰

حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ

آپ خلیفہ اعظم خواجہ مودود چشتی کے ہین - چالیس ۴۰ برس لوگون سے کنارہ کیا - اور جنگل مین رہنا اختیار کیا - اکثر اوقات درختون کے پتے کہاتے تہے اور خلقت کی صحبت سے متنفر رہتے - اور جب فاقہ ہوتا سو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتے ایک شخص نے سلطان سنجر کو خواب مین دیکہا - پوچہا کہ تیری موت کے پیچہے خداے تعالی نے تجہہ سے کیا کیا - اُس نے جواب دیا کہ پہلے تو عذاب کے فرشتون کو حکم ہوا کہ مجکو دوزخ مین لیجائین اتنے مین یہ حکم پہنچا کہ فلان روز (جامع مسجد دمشق) مین اس نے حاجی شریف زندنی - کی سعادت ملازمت حاصل کی اُسکی برکت سے مینے اسکو بخشا - تیسری رجب ایک اور روایت مین دسوین رجب کو رحلت فرمائی - عمر آپکی ایکسو بیس برس تہی قبر شریف زندنہ[1] مین ہے حاجی شریف ۶۱۲ آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ عثمان ہرونی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ علوم ظاہری اور باطنی اور ریاضات اور مجاہدات مین بے نظیر وقت تھے خرقہ خلافت کا خواجہ حاجی شریف سے پہنا - اور شرف صحبت خواجہ مودود چشتی سے بھی مشرف تھے حضرت خواجہ معین الحق والدین آپ کے ملفوظات مین لکہتے ہین کہ مسکن آپکا قصبہ ہارون[2] مین تہا یہہ آپ کے افادات سے ہے کہ جو کوئی تین خصلت رکہتا ہو تحقیق جان کہ خداے تعالی اُسکو دوست رکہتا ہے (سخاوت) مانند سخاوت دریا کے (شفقت) مانند آفتاب کی (تواضع) مانند زمین کی - آپ آخر عمر مین مکہ معظمہ مین معتکف ہوئے چھٹی تاریخ ماہ شوال اور ایک روایت ہے پانچوین شوال سنہ ۶۳۰ چہہ سو تیس مین وفات

[1] زندنہ ایک شہر ہے بخارا مین ۱۲ کذا فی شجرۃ الانوار - مولا بخش عفی عنہ [2] اصل مین یہہ لفظ (ہرون) ہے کہ ایک قصبہ کا نام ہے نواحی نبت کے ملک خراسان مین ۱۲ کذا فی شجرہ و سیر الاقطاب - مولا بخش -

پائی۔ قبر شریف مکہ معظمہ مین ہے۔ بقول صاحب خزینۃ الاصفیا پانچوین یا چھٹی شوال ۶۱۷ سنہ چھہ سو سترہ ہجری مین وفات پائی۔ اور ہے تاج الاصفیا۔ تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ تعالی عنہ

آپ کمالات اور مجاہدات مین بیعدیل وقت تھے قدوم میمنت لزوم کے یمن اور برکت سے ہندوستان نور اسلام سے منور ہوا۔ اور کفر و شرک کی سیاہی آپکی قوت ولایت سے جہان سے دور ہوئی۔ اسی سبب سے آپکو وارث النبی فے الہند کہتے ہین۔ بعد وفات اپنے والد خواجہ سید غیاث الدین کے تمام اسباب اپنے والد کا درویشون کو تقسیم کیا۔ اور بخارا۔ اور سمرقند مین حفظ قرآن اور تحصیل علم ظاہری کرکے قصبہ ہرون خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہوئے اور خلافت کا خرقہ پہنکر ہندوستان مین تشریف لائے اصل آپ سادات سنجرستان سے ہین۔ مولد شریف صفاہان۔ اور نشو و نما خراسان مین پایا۔ اور آپ نسبت قرابت سے حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے برادر خالہ زاد ہین۔ آپکے چلہ کا حجرہ جیلان مین ابتک موجود اور زیارت گاہ خلایق ہے۔ آپ صحیح النسب سادات حسینے سے ہین۔ جب آپ نے پیر روشن ضمیر سے نعمت حاصل کرکے مسافرت اختیار کی باون برس کی عمر شریف تھی جہان اُترتے اکثر قبرستان مین رہتے۔ جہان شہرت ہو جاتی وہان سے بیخبر کوچ فرماتے۔ خانہ کعبہ مین گئے چند روز وہان رہے۔ پھر مدینہ منورہ مین تشریف لے گئے کچھہ روز وہان اقامت اختیار کی پھر موافق اشارہ حضرت صاحب لولاک صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہندوستان مین آئے اور چالیس برس بقیہ عمر شریف اپنی اجمیر شریف مین سکونت فرمائی اور روز دوشنبہ اور ایک قول سے شب یکشنبہ مین چھٹی تاریخ ماہ رجب کو ۶۳۳ سنہ چھہ سو تینتیس ہجری مین وفات پائی۔ قبر شریف آپکی اجمیر مین ہے۔ یہہ بھی روایت ہے بعد متاہل ہونے کے حضرت خواجہ بزرگ

قدس سرہٗ سات سال زندہ رہے اور عمر شریف باون[52] سال تہی آفتاب ملک ہند ۶۳۳
آپ کی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سادات حسینیہ سے ہین قصبہ اوش[1] مین متولد ہوئے بعد حصول اخلاق ظاہری اور باطنی کے بغداد مین امام ابو اللیث کی مسجد مین شرف بیعت حضرت معین الدین سے مشرف ہوئے۔ بعدہٗ دہلی مین تشریف لائے۔ خواجہ[2] بزرگ ازراہ شفقت آپکو بختیار فرماتے تھے حضرت سلطان المشایخ[3] سے منقول ہے کہ ایک روز آپ نے حوض شمسی مین سے گرم کاک[4] یا روں کے لئے نکالے اُس روز سے آپکو کاکی کہتے ہین اور سیر الاقطاب مین لکھا ہے کہ جب آپ نے دہلی کو نور ولایت سے منور کیا بہت خلقت آستانہ مبارک پر رجوع لائی۔ نقد و جنس سے جو کچھ نذر آتی تہی قبول نفرماتے تھے۔ ایک ہمسایہ مین ایک بقال تہا تین سو روپیہ تک اُس سے قرض حسنہ لیتے تھے جب کہین سے فتوح وجہ حلال سے آتی اُس کا قرض ادا کرتے۔ ایک روز دل مبارک مین آیا کہ نہ کسی سے قرض لیوین اور نہ فتوح قبول کرین پس ایسا ہی کیا اُسی روز سے ایک کاک گرم زیر مصلا سے پیدا ہوتا وجہ کفاف مردم خانہ اُسی کاک سے ہوتا تہا۔ یہہ خبر شہرت پاگئی اور اس خطاب سے مخاطب ہوئے وفات آپ کی چودہوین ربیع الاول سنہ ۶۳۵ چھہ سو پینتیس ہجری مین ہوئی۔ قبر شریف دہلی مین متصل حوض شمسی کے ہے عمر شریف آپکی باون اور ایک قول سے تیس کو بہی نہ ہونچی تہی اوخواجہ بود۔ بقول صاحب خزینۃ الاصفیا سال وفات چھہ سو پینتیس اور نور علی نور ۶۳۵ تاریخ وفات ہے

حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنجشکر اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] اوش ایک قصبہ ہے نواحی ماوراء النہر ۱۲۔ از سیر الاقطاب مولا بخش عفی عنہ [2] یہ لقب ہے حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کا ۱۲ [3] یہہ لقب ہے حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۲ [4] کاک بمعنی قرص نان روغنی ۱۲۔ بکذا اسفے غیاث۔ مولا بخش عفے عنہ

آپ کمالات ظاہری اور باطنی مین بنظیر وقت تھے نسب شریف آپکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے۔ والد ماجد آپ کے قاضی جمال الدین سلیمان فرخ شاہ بادشاہ کابل کی اولاد سے تھے بعد تباہی سلطنت کے آپکا جد بزرگوار قاضی شعیب نام مع تین فرزندون اور قبائل کے لاہور مین آیا اور قصبہ (کہتے وال) مین کہ علاقہ ملتان مین ہے سکونت اختیار کی اور آپکے دو بہائی اور تھے۔ شیخ اعزالدین محمود۔ اور شیخ نجیب الدین متوکل اُنکے نام تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نہایت عابدہ زاہدہ تہین بچپن کے زمانہ مین آپکو نماز کے واسطے تاکید فرماتی تہین مصلے کے نیچے کسی قدر شکر رکہدیتین آپ نماز سے فراغت پاکر اُسکو تناول فرماتے تھے ایک روز شکر نہ رکہی آپ نے بعد نماز تلاش فرمائی۔ غیب سے بہت سی شکر مصلے کے نیچے پیدا ہوگئی اُس روز سے آپ کو گنجشکر کہتے ہین۔ خلافت کا خرقہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالی عنہ سے پہنا۔ آپ ہمیشہ روزہ رکہتے علم ظاہری اور باطنی مین آپکو کمال تہا تہوڑی مدت مین آپنے اکثر علوم دینی تحصیل کیے بعض علوم نادر کی تحصیل کے واسطے ملتان کی طرف متوجہ ہوئے اور مدرسہ مین کتاب نافع تام پڑہتے تھے جب حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ عنہ ولایت سے ہندوستان مین آتے ہوئے ملتان کے راستہ سے گزرے تھے اور شہر کے نزدیک اُترے تھے نظر فیض اثر آپ پر پڑی پوچھا اے لڑکے یہ کونسی کتاب ہے آپ نے عرض کی کہ یہ ایک کتاب نافع ہے علم فقہ مین۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تجکو انشاء اللہ تعالی نافع سے نفع ہوگا۔ اس بات سے آپ کے دل کو ربودگی حاصل ہوئی۔ اور حضرت خواجہ کی خدمت اختیار کی جب حضرت دہلی کی طرف چلے آپ بھی چند منزل رکاب مین چلے حضرت خواجہ نے فرمایا بابا فرید جا۔ اور کچھہ مدت ملتان مین علم تحصیل کر پہر دہلی مین میرے پاس آنا۔ آپ فرمان بجالائے۔ اور حضرت خواجہ سے رخصت ہوکر پانچ برس اور تحصیل علم کیا علم

کامل حاصل ہوا پھر دہلی میں پہونچکر دولت پابوس حضرت قطب الاقطاب سے مشرف ہوئے آستانہ مبارک کے نزدیک آپ کے رہنے کے واسطے جگہ مقرر ہوئی اور وہان ریاضت اور مجاہدہ مین مشغول ہوئے ہفتہ کے بعد حضور پرنور مین آتے تھے چند سال کے بعد اس راہ کی طلب ارشاد کے واسطے اپنے پیر کی خدمت مین عرض کی فرمایا کہ طے کا روزہ رکھہ آپ نے طے کا روزہ رکھا افطار کے وقت ایک شخص چند نان لایا اُس سے روزہ افطار کیا پس دیکھا کہ ایک کوا درخت پر ایک مُردار کا رودہ یعنی آنت مُنہ مین لئے بیٹھا ہے جب آپ کی نظر اُس پر پڑی دل بُرا ہو کر قے آگئی یہہ واقعہ اپنے پیر روشنضمیر کی خدمت مین عرض کیا۔ فرمایا کہ اے مسعود تین دن کے پیچھے طعام خماری سے تو نے روزہ افطار کیا تیرے حال پر حق سُبحانہ تعالی کی عنایت تھی کہ وہ مکروہ کھانا تیرے معدے مین نرہا۔ اب جا تین دن اور طے کر اور جو کچھہ غیب سے پہونچے اُسکے ساتھہ افطار کر آپ حکم بجالائے اور متواتر طے کیا چنانچہ چھہ روز کھانے کی بو تک آپکو نہ پہنچی ضعف نے غلبہ کیا پھر رات گئی تھی کہ کثرت سوختگی سے بیطاقت ہو گئے دست مبارک پھیلا کر زمین سے چند سنگریزے لیکر منہ مین ڈالے آپکے منہ اور ہاتھہ کی برکت سے وہ سنگریزے شکر ہو گئے جب یہہ کرامت ظاہر ہوئی منہ سے باہر ڈالے آدھی رات گزرنے کے بعد پھر سنگریزے مٹھی مین لیکر منہ مین ڈالے پھر شکر ہو گئی پھر منہ سے باہر پھینکدی آدھی رات مین بیطاقتی کی وجہ سے سنگریزے لیکر پھر منہ مین ڈالے پھر شکر ہو گئی لیس یا یقین ہوا کہ یہ اللہ تعالی کی عنایت ہے اُسکے ساتھہ افطار کیا جب دن ہوا یہہ حال اپنے پیر کی خدمت مین عرض کیا فرمایا کہ فرید تو نے خوب کیا کہ اُسکے ساتھہ افطار کیا وہ شکر عالم غیب سے تھی اور جو چیز غیب سے ہے وہ پاک اور بے عیب ہے جا مانند شکر کے تو ہو جاویگا اُس روز سے آپ (شکر گنج) موسوم ہوئے اور شکر بار

بھی آپکو کہتے ہین۔ اور سیر الاولیا مین منقول ہے کہ جب شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ نے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کی خدمت مین بیعت کی اُس مجلس مین یہ بزرگ بھی حاضر تھے۔ قاضی حمید الدین ناگوری اور مولانا علاء الدین کرمانی اور سید نور الدین مبارک غزنوی اور شیخ نظام الدین ابو المویدؔ اور مولانا شمس ترک اور خواجہ محمود موئنہ دوز اور دیگر عزیزان کہ جنکی نظر مبارک عرش سے تحت الثرا تک جاتی تھی قدس اللہ ارواحہم۔ سیر الاقطاب مین لکھا ہے کہ جب آپنے اپنے پیر کی خدمت مین رخصت چاہی حضرت خواجہ نے چشم پُر آب ہو کر فرمایا کہ اے فرید الدین مین جانتا ہون کہ میرے آخر وقت مین تو حاضر نہو گا چونکہ تقدیر مین ایسے ہی ہے لیکن دو تین روز کے بعد پہونچے گا پس فاتحہ پڑہی اور رخصت کیا اور فرمایا تیری امانت قاضی حمید الدین کے حوالہ کیجاویگی اُنسے آکر لے لینا پس آپ شہر ہانسی مین آئے اور کچھ مدت وہان رہے جب آپکے پیر نے رحلت کی اُسی رات واقعہ مین دیکھا کہ پیر بلاتے ہین جلد ہانسی سے روانہ ہوئے عین تیسرے روز دہلی مین پہونچے اور اپنے پیر کے روضہ متبرکہ پر جاکر زیارت کی اور بیٹھے اور خرقہ وغیرہ جو بطور امانت حضرت قاضی کے پاس تھا پایا قاضی نے فرمایا کہ یہ جگہ حضرت خواجہ نے تمہارے خادمون کے حوالہ فرمائی ہے۔ آپ تین دن وہان رہے چوتھے روز بعد نماز فجر ہانسی کی طرف متوجہ ہوئے لوگون نے ہر چند عاجزی کی آپ نے فرمایا کہ جو کچھ عنایت ہمارے خواجہ کی ہے جہان ہون ہمارے ساتھ ہے پس آپ ہانسی مین آئے جب وہان شہرت زیادہ ہوئی وہان سے نقل فرما کر اجودھن مین آئے اور وہ موضع ویرانہ آپکے پسند خاطر آیا اور جانا کہ دلجمعی سے وہان عبادت کر سکونگا پس بڑے بڑے امیر اُس ولایت کے آپکے مطیع و معتقد اور مرید ہوئے ہجوم خلایق سے تنگ آکر پھر آپنے کسی اور جگہہ جانا چاہا مگر الہام غیبی سے آواز آئی کہ اے شیخ تنگ ہو جفائے خلق سے تحمل کر اُس روز سے آپنے کسی کو زیارت سے منع

نہ کیا۔ایک وقت آپکی خدمت مین زکوٰۃ کا ذکر چلا آپنے فرمایا زکواۃ تین وجہ پر
ہے۔ زکوٰۃ شریعت۔ زکوٰۃ طریقت۔ زکوٰۃ حقیقت۔ زکوٰۃ شریعت کے دو سو روپیہ
سے پانچ روپیہ مین جو مستحقون کو دیوے۔ زکوٰۃ طریقت وہ ہے کہ دو سو روپیہ
مین سے پانچ روپیہ رکھے باقی سب خدا کی راہ مین دے ڈالے۔اور زکوٰۃ حقیقت
وہ ہے کہ دو سو کا دو سو خدا کی راہ مین ایثار کرے سوائے خدا اور رسولؐ کے
کچھہ اُسکے پاس نرہے (کیونکہ درویشی خود فروشی اور بیخویشی ہے) ایک وقت
دُرویشی کا ذکر آپکی مجلس مین آیا آپنے فرمایا درویشی پردہ پوشی ہے درویش کو
کو چار چیز چاہیے۔اول آنکھہ کور کرلے تو لوگون کا عیب نہ دیکھے۔ دوسرے کان کو
کر لینے بہرا کر لیوے تو نہ سننے والی بات نہ سُنے اور تیسرے زبان کو گنگ کرے
تو نہ کہنے والی بات نہ کہے۔ چوتھے پانو کو لنگڑا کرے تو خواہش نفس سے کسی
جگہ نجائے جسمین یہہ چارون خصلتین ہون وہ دُرویش ہے خواہ اہل دنیا کے
لباس مین ہو۔ وگرنہ نعوذ باللہ جھوٹا اور مدعی اور راہزن اور خود پرست ہے
کچھہ اسمین دُرویشی سے نہین پہر فرمایا کہ اصل اس راہ مین دل کی حضوری ہے
اور حضوری دل اسوقت حاصل ہوتی ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور دنیا
سے اجتناب رکہے۔اور اہل دنیا کے ساتھہ صحبت نکرے۔ آپکے خلیفہ بہت
ہین جن کے نام نامی ملفوظات مین مثبت ہین۔ یہان بنظر اختصار قلم انداز کئے گئے
مگر افضلترین اور مشہورترین چار خلیفہ ہین۔ سلطان المشایخ حضرت شیخ نظام الدین
اولیا محبوب الٰہی۔ اور تاج الاولیا حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری اور
قطب عالم شیخ جمال ہانسوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔ چوتھے حضرت بدرالدین
اسحاق۔ ان چارون کے حق مین حضرت بابا نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔
نظام جہانِ ماست۔ وصابر صبر ماست۔ وجمال جمالِ ماست۔ وبدر دست ماست

آخر میں آپکو استغراق زیادہ ہوا یہانتک کہ وقت نماز دکر یہ پوچھتے کہ آیا نماز ادا کی ہے یا نہیں۔ اگرچہ ادا کی ہوتی تہی خادم عرض کرتے تھے کہ نماز آپ نے ادا کرلی ہے پہر نماز میں مشغول ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے خدا جانے پہر نماز کے ادا کرنے پر میں قادر ہوں یا ہوں چنانچہ عشا کی نماز آپنے چند مرتبہ ادا کی وفات شریف آپکی روز سہ شنبہ پانچویں محرم ۶۹۰ھ چہ سو نوے ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی پچانوے برس کی تہی اور قبر شریف پاکپٹن میں ہے (مخدوم) آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالے عنہ۔

حضرت خواجہ نظام الدین محمد ابن احمد بدایونی رضی اللہ عنہ

آپ کرامات اور کمالات میں مشہور تھے علم ظاہری اور باطنی میں بے عدیل اور نام مبارک آپکا محمد[1] ابن احمد بدایونی بخاری اور لقب شریف سلطان المشائخ اور نظام الدین اولیا ہے آپ سادات حسنی اور حسینی سے ہیں۔ ایک شخص کا کاغذ برات[2] گم ہوگیا تہا آپکی خدمت میں اسنے عرض کی آپنے فرمایا حلوا بروح پاک گنجشکر فاتحہ دے اُس شخص نے تہوڑا سا حلوا حلوائی سے لیکر کاغذ میں لپیٹا اور لایا جب کاغذ کہولا وہ کاغذ برات تہا وفات آپکی اٹھارہویں ربیع الآخر ۷۲۵ھ سات سو پچیس میں ہوئی مزار شریف شہر دہلی سے باہر ہے۔ (شہنشاہ دین) ۷۲۵ آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالے عنہ۔

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اودہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سادات حسینی سے ہیں بیس برس کی عمر میں علوم ظاہری سے فراغت حاصل کرکے درویشوں کی صحبت اختیار کی ریاضات کثیرہ کے بعد چالیس برس

---

[1] اور تولد آپکا ۶۳۶ھ ہجری میں تہا۔ اور بیسں سال پانسو چوالیس ہجری میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے بعد ازاں اور بیعت کے اسّی سال زندہ رہے (بقول) صاحب سیر الاولیا وفات آپکی ۷۲۵ھ ہجری میں واقع ہوئی ۱۲ واللہ اعلم کذا فی سیر الاولیا۔ محمد مولابخش عفی عنہ

[2] برات لفظ فارسی ہے بمعنی کاغذ لکہا ہوا جسکے بموجب خزانہ سے

کی عمر مین اودہ سے کہ وطن آپکا تھا دہلی مین تشریف لائے اور شرف بیعت اور
خلافت سلطان المشائخ سے مشرف ہوئے بعد وفات سلطان المشائخ کے بتیس ۳۲
برس دہلی مین ارشاد اور ہدایت خلق فرما کر اٹھارویں تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ
۷۵۷ھ سات ستاون ہجری مین رحلت فرمائی قبر شریف دہلی مین ہے اور شمع
جمع صوفیان - آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالے عنہ

حضرت خواجہ کمال الدین علامہ رضی اللہ عنہ

آپ خلیفہ اور ہمشیرہ زادہ مخدوم چراغ دہلی کے ہین نسب شریف آپکا حضرت
امیر المومنین امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما تک پہونچتا ہے علم تفسیر اور حدیث اور
فقہ مین علامہ مشہور تھے کچھہ مدت احمد آباد مین سکونت کی اور تمام مردمان گجرات
کو وہان کے ارشاد اور تلقین فرماتے رہے بعد ازان دہلی مین تشریف لاکر تلقین
خلایق کی اور اولاد اور خلیفہ آپکے اب تک دکن مین تربیت خلائق فرماتے
ہین - تاریخ ستائیسوین ماہ ذیقعد ۷۵۶ھ سات سو چھپن مین رحلت فرمائی -
مزار مبارک دہلی مین جانب بائین مزار شریف حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہما
کے ہے اور درحمت حق تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالے عنہ

حضرت خواجہ شیخ سراج الدین رضی اللہ عنہ

آپ خلیفہ اعظم اور فرزند بزرگ حضرت خواجہ کمال الدین علامہ کے تھے کشف
وکرامات کو نہایت مستور اور خلوت کو غایت مرغوب رکھتے تھے - آخر وقت
حضرت خواجہ کمال علامہ نے آپکو خلوت مین بلاکر نعمتین بخشین اُس روز سے
جسپر نظر کرتے تھے بر اندوق فرماتے تھے وفات آپکی اکیسوین جمادی الاولے
مین ہوئی - اور قبر شریف پیران پٹن مین ہے اور بقول مناقب المحبوبین اور
انوار العارفین ۸۱۷ھ وفات آٹھہ سو سترہ ہے اور بقول صاحب خزینۃ الاصفیا

سال وفات سات سو باسٹھ اور مادہ تاریخ وفات اہل خلوص ہے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ علم الدین چشتی رضی اللہ عنہ

آپنے خرقہ خلافت کا حضرت شیخ سراج الحق والدین کے ہاتھہ سے پہنا ریاضات اور عبادات مین آپ مستثناے زمانہ تھے طالبون کو اول علم شریعت مین کامل کرکے پہر علم طریقت اور حقیقت مین رہنما ہوتے تھے اور جو کوئی علم شریعت سے بہرہ نہ رکہتا تھا اسکو صرف نماز روزہ اور کثرت درود اور کلمہ طیبہ کی تلقین فرماتے تھے اور بیعت کی اجازت نہین دیتے تھے اور جو کوئی اپنی رغبت سے اجازت مانگتا اسکو بھی اجازت خلافت کی نہ دیتے تھے وفات آپکی تاریخ چھبیسوین ماہ صفر اور قبر شریف پیران پٹن مین ہے رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت خواجہ محمود عرف شیخ راجن رضی اللہ عنہ

آپ خلیفہ اعظم شیخ علم الحق والدین کے ہین آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے جو کوئی بعد تحصیل علم ظاہری مرید ہوتا تھا اسکو تھوڑے زمانہ مین مطلب اصلی کو پہونچاتے تھے وفات آپکی بائیسوین صفر ۹۰۰ھ اور قبر شریف پیران پٹن مین ہے رضی اللہ تعالے عنہ

حضرت خواجہ جمال الدین جمن رضی اللہ تعالی عنہ

آپ خلیفہ اعظم شیخ محمود کے ہین آپ ہر چند اپنے تئین مستور رکھتے تھے لیکن بے اختیار آپسے خوارق عادات سرزد ہوتی تھین مریدون کو تھوڑے زمانہ مین اصل اصول کو پہنچاتے تھے وفات تاریخ بیسوین ۲۰ ماہ ذی الحجہ اور قبر شریف احمد آباد گجرات مین ہے۔ رضی اللہ تعالے عنہ

حضرت خواجہ حسن محمد رضی اللہ تعالے عنہ

آپ علم ظاہر مین ید طولی رکھتے تھے اور علم باطن مین یگانہ زمانہ تھے آپکی صحبت

اکسیر اعظم کی خاصیت رکھتی تھی نسب شریف آپکا شیخ کمال الدین علامہ سے ملتا ہے
اس طریق سے کہ شیخ حسن محمد ابن شیخ میانجیو ابن نصیر الدین ثانی ابن شیخ مجد الدین
ابن شیخ سراج الدین ابن شیخ کمال الدین علامہ قدس اسرارہم وفات آپکی تاریخ ۲۸
ذیقعدہ ۹۸۲ھ نو سو بیاسی ہجری میں ہوئی گلزار بہشت بودہ تاریخ وفات
ہے رضی اللہ عنہم اجمعین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ؎

حضرت خواجہ شیخ محمد صاحب رضی اللہ عنہ

آپ جامع علوم ظاہر اور باطن تھے خلافت کا خرقہ خاندان قادریہ ور چشتیہ اور
نقشبندیہ ور سہروردیہ میں پہنا اور قائم مقام اُنکے ہوئے علم معارف اور حقایق
میں تصنیف بہت رکھتے ہیں بیالیس ۴۲ نسخہ کہ ہمارے مشایخ میں مشہور ہیں آپکی
تصنیفات سے ہے وفات شریف اُنتیسویں تاریخ ماہ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ ایک ہزار
چالیس اور قبر شریف احمد آباد گجرات میں ہے مصرعہ (واصل حق محمد چشتی)
تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالے عنہ

حضرت خواجہ یحیی مدنی رضی اللہ تعالے عنہ

آپ خلیفہ اعظم شیخ محمد صاحب کے ہیں تکمیل علم باطن کی کر کے مدینہ منورہ میں
شرف بیعت حضرت شیخ محمد صاحب سے مشرف ہوئے اور طالبوں کو شرف بیعت
سے مقصد اصلی کو پہونچایا وفات شریف آپکی ستائیسویں تاریخ ماہ صفر میں
ہوئی اور قبر شریف مدینہ منورہ میں ہے اور عاشق سخی - تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ تکمیل علم ظاہر کر کے مدینہ منورہ میں شرف بیعت حضرت شیخ یحیے مدنی سے
مشرف ہوئے اور خرقہ خلافت کا پایا - بعد حاصل ہونے نعمت باطنی کے شاہجہان
آباد میں تشریف لاکر قلعہ اور جامع مسجد کے درمیان اپنا مسکن کیا وہاں اکثر

لوگوں کو فضیلت کے رتبہ پر پہنچا کر مقام اصل اصول کو فائز کیا۔ سوار السبیل اور کشکول اور مرقع شریف آپکی تصنیفات سے ہین۔ وفات شریف آپکی چوبیسوین ربیع الاول ۱۱۴۲ھ گیارہ سو بیالیس ہجری مین ہوئی مرقد منور دہلی مین زیارت گاہ خلائق ہے اور مصرعہ (کلیم اللہ چشتی مبارک) ۱۱۴۲ آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ جامع علم ظاہر اور باطن کے تھے نسب شریف آپکا والد ماجد کی طرف سے شیخ شہاب الدین سہروردی رضؓ تک پہونچتا ہے اپنے وطن سے کہ قصبات پورب سے ایک قصبہ ہے۔ تحصیل علم کیواسطے آپ دہلی مین تشریف لاکر خدمت مین حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضؓ تحصیل علم کیا اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے طرح طرح کی نعمت حضرت شیخ سے حاصل کرکے حسب ارشاد دکھن کیطرف روانہ ہوئے اور اورنگ آباد مین اقامت اختیار فرمائی آپکے پانچ فرزند تھے محمد عماد الدین[۱] اور غلام معین الدین اور غلام بہاء الدین اور غلام کلیم اللہ اور محمد فخر الدین قدس اللہ اسرارہم وفات شریف آپکی بارہوین ماہ ذیقعدہ ۱۱۴۲ھ گیارہ سو بیالیس ہجری مین ہوئی اور مزار مبارک اورنگ آباد مین ہے اور شیخ کبیر آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ مولانا فخر الدین محب النبی رضؓ

آپ فرزند معظم اور خلیفہ اعظم حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی کے تھے والدہ ماجدہ کی طرف سے سید محمد گیسو دراز کی اولاد سے تھے آپ بلدہ اورنگ آباد مین پیدا ہوئے جب آپکے ولادت کی خبر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کو پہونچی پیراہن اپنا آپکے واسطے بھیجا اور محمد فخر الدین۔ نام رکھا۔ اور مولانا سے ملقب فرمایا اور ارشاد کیا کہ شاہجہان آباد مین جہان کو نور ہدایت سے منور کریگا۔ جب

[۱] اکثر ملفوظات مین فرزند اول کا نام محمد اسمٰعیل اللہ علم ۱۲ مولا بخش عفی عنہ ۵ مرقعہ شریف کا

عمر شریف سولہ برس ۱۶ کو پہونچی آپکے والد ماجد نے تمام نعمت باطنی آپکو تفویض کر کے رحلت فرمائی اُس سے پیچھے آپ نے مشقت شبانہ روزی سے تین سال مین علم ظاہری کی تکمیل کر کے جوانون کا سا طریقہ اختیار کیا اور ریاضات شاقہ مین مشغول ہوئے تو ظاہر مین حسن ظن سے باز نہکر خلل اندانہ اوقات نہون - پھر آپ اجمیر شریف مین آئے وہان سے دہلی مین تشریف لاکر تمام جہان کو نور باطن سے منور فرمایا وفات شریف ستائیسوین جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ گیارہ سو ننانوے ہجری مین ہوئی اور قبر شریف دہلی مین قطب صاحب کے پاس ہے اور ذہب النبی ہادی محمد فخر الدین آپ کی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالے عنہ -

بیان حالات حضرت شیخ المشایخ خواجہ نور محمد مہاروی چشتی رضی اللہ عنہ

نام نامی آپکا اوایل مین بہبل تھا اور لقب نور محمد کہ حضرت مولانا فخر الحق والدین آپکے مرشد نے عنایت فرمایا تھا - قوم آپکی کہرل کہ عاشق صادق مرزا ہی اسے قوم سے ہوا ہے آپکے والد کا نام عاقل بی بی بنت کمال قوم چٹھہ سکنہ قصبہ بہولرہ کہ مہار شریف سے جنوب کی طرف تقریبًا پینتیس کوس یا چالیس کوس ہوگا آپکے والد کا نام ہندال ہے ولادت آپکی چودہوین ماہ رمضان شریف ۱۱۴۲ھ گیارہ سو بیالیس ہجری مین ہوئی مولد آپکا موضع چوٹالہ ہے کہ مہار شریف سے تین کوس بہاولپور کے متعلق ہے آبا و اجداد آپکے موضع مذکور مین رہتے تھے بعدہٗ آپکے والد شریف نے وہان سے اٹھکر موضع مہار شریف مین استقامت اختیار فرمائی اور آپکے تین بہائی اور تھے اول سب سے بڑے ملک سلطان دوسرے ملک برہان تیسرے خواجہ نور محمد چوتھے عیدل نام تھے اور حضرت قبلہ عالم کی ایک بہن تھی بی بی قائم خاتون نام کہ اسلام خان بن شاہو کہا سے منکوحہ ہوئی آپ خلیفہ اعظم مولانا فخر الملۃ والدین کے ہین کشف وکرامات اور حالات

اور مقامات مین مولانا صاحب کے تمام خلیفون پر فائق تھے ابتدا حال مین باراد تحصیل
علم پنجاب سے دہلی مین تشریف لاکر علمار دہلی کی خدمت مین تحصیل علم مین مشغول ہوے
تھوڑے عرصہ کے بعد شرف ملازمت مولانا صاحب سے مشرف ہوئے پہلے
علم ظاہر کی تکمیل کی پہر ۱۱۵۵ھ گیارہ سو پچپن ہجری مین شرف بیعت سے مشرف ہوئے
اور طرح طرح کی نعمت باطنی کہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سینہ بسینہ یکے
بعد دیگرے پہونچی ہتی حاصل کرکے خرقہ خلافت پہنا اور حسب ارشاد مولانا صاحب
کے پنجاب کی طرف روانہ ہوئے اور مہار شریف ریاست نواب بہاول خان مین
کہ پاکپٹن شریف سے جانب غرب چالیس کوس کے فاصلہ پر واقع ہے سولہ
برس کے بعد تشریف لاکر رخت اقامت ڈالا اور خلق خدا کو ارشاد اور تربیت
راہ خدا فرمانے لگے چونکہ خوارق اور کرامات آپکی اظہر من الشمس ہین اور کتب ملفوظ
مثل مناقب المحبوبین اور خلاصتہ الفوائد وخیر الاذکار وغیرہم اُنسے مملو ہین۔ نیز
کسیقدر یہ فقیر مولف عفا اللہ عنہ کتاب تذکرۃ المشائخ مین بھی لکھہ چکا ہے یہان
صرف تبرکاً وتیمناً چند فوائد جو زبان گوہر فشان ہدایت ترجمان حضرت قبلہ عالم
رضی اللہ عنہ سے صادر ہوئے ہین کتاب خلاصتہ الفوائد سے کہ صاحب خلاصہ
حکیم قاضی مولوی محمد عمر صاحب شید پوری نے خود سنکر جمع کئے ہین۔ لکھا ہے
کہ جسروز خبر وصال حضرت محب النبی مولوی معنوی شیخ محمد فخر الدین رضی اللہ عنہ کی
آئی صاحب خلاصہ لکھتے ہین کہ مین اُسوقت خدمت سراپا برکت حضرت قبلہ
عالم مین حاضر تھا اس واقعہ سے جو کچھہ آپ پر اور حاضرین مجلس شریف پر گذرا
کیا بیان کرون اسکے بعد حضرت قبلہ عالم وعالمیان حکایات اور اوصاف جمیلہ
بے نہایت حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے بیان فرماتے رہتے تھے
فائدہ ایک روز عالی حضرت مظہر کرم وکرامت زبدۃ المتورعین قدوۃ العابدین

بندگی حضرت خلیفہ میان نور محمد صاحب جیو المشہور نارو والہ رضی اللہ عنہ کہ اکمل
اولیا اور اعظم خلفاء حضرت قبلہ عالم سے ہین اس عاجز[1] کو فرمانے لگے کہ حضرت
قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی فرصت کا وقت معلوم کر کے مجکو اطلاع دینا کہ مجہے کچھ
عرض کرنا ہے ایک رات مینے عشا کی نماز کے بعد فراغت معلوم کر کے حضرت
خلیفہ صاحب کی خدمت سراپا برکت مین خبر پہنچائی اسیوقت حضرت خلیفہ
صاحب تنہا اور ایک یہ غلام آپکی خدمت مین مشرف ہوئے آپ چارپائی پر
آرام فرمائے ہوئے تھے دوسری چارپائی قریب سامنے بچھی ہوئی تھی۔
حضرت خلیفہ صاحب اُسپر بیٹھ گئے اور بندہ حضرت قبلہ عالم کے پائے
مبارک دبانے لگا حضرت خلیفہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت مولویصاحب[2]
رضی اللہ عنہ کے وصال کا رنج حد سے زیادہ ہے اور بیقراری اور کلفت
جو حضور کے دل مین ہے وہ ذات مبارک حضرت مولویصاحب کو بخوبی معلوم
ہوگی لیکن تسکین کیواسطے کچھ عرض کرنا چاہیے کیونکہ سب لوگ اُنسے تلقین
پاتے تھے پس اگر آپکے دلمین کوئی صورت تسکین کی ہوجائے تو بہتر ہے آپنے
فرمایا کہ ایسے لوگون کیواسطے انتظامات کا کہنا نہین آیا ہے مگر ہم سے جدائی ہوگئی ہے خیر اس سے
پہلے بھی جدائی تھی حق تعالی اُنکے فیض کو بند نہین کرتا اور یہ لفظ دوبارہ فرمایا کہ حقتعالی اُنکے فیض
کو بند نہین کرتا اور فرمایا کہ دل کی تسکین کا علاج تم لوگون کا دیکھنا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ مشیت
ایزدی سے کسی کو بجز صبر کیا چارہ ہے جبکہ ذات شریف خلاصۂ موجودات حضرت
رسالت مرتبت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ایسے آفتاب ہدایت تھے اگر حق تعالے
ایسی ذات عالی کو قیامت تک عالم ظہور مین رکہتا تو سب لوگ فیض اور زیارت
اور ہدایت سے مشرف ہوتے لیکن تقدیر مین ایسا تہا کہ پردہ اختیار کیا اور

[1] اس عاجز سے مراد مولوی محمد عمر صاحب خلاصۃ الفوائد مین ۱۲ [2] یعنی صاحب خلاصۃ الفوائد ۱۲

صحابہ کرام نے اس واقعہ کے وقوع سے درد کی چاشنی چکھی اور بعض صحابہ تو بعد وصال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطلق داخل مدینہ منورہ نہوئے اس اثنا مین خلیفہ صاحب نے عرض کیا کہ ہان صاحب چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار کہینچکر کہڑے ہوگئے تھے کہ اگر کوئی میرے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا نام لیگا اُسکو مار ڈالونگا۔ پہر آپنے فرمایا کہ صحابہ کرام جو ایسے تھے کہ کوئی اُنکے برابر نہین ہوسکتا باوجود اس کمال کے اسقدر ناچار اور بے اختیار ہوگئے تھے اور بعض صحابہ مقام صبر اور تسلیم مین تھے کہ جو مشیت ایزدی ہوتی ہے سو ظہور مین آتا ہے اور دین نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک روشن اور باقی رہیگا اور عام لوگ جو کہتے ہین کہ دین بہت کم ہوگیا ہے اُنکے اس کہنے سے مجکو تعجب آتا ہے وہ یہ نہین جانتے کہ دین دوسرے پیغمبرون کا اُنکے انتقال کے بعد بہت تہوڑی مدت اور کیونکر رہا الحمد للہ کہ یہ دین ایسا شریف ہے کہ قیامت تک رہیگا۔ کوئی غنی یا فقیر شرق سے مغرب تک جاوے یا کسی اور طرف وہان یہ دین ضرور موجود ہوگا اور رہیگا۔ ایک رات آپنے فرمایا کہ ان دنون مین ہم آزاری ہین اور ایسا غم دل پر لاحق ہے کہ میرے دلمین آتی ہے کہ ویرانہ مین چلا جاون اور جنگل مین جاکر بیٹھہ رہون نہ کوئی میرے پاس آئے نہ مین کسیکو دیکہون دوسرے آپ نے فرمایا کہ ذات شریف حضرت مولوی صاحب رح کی کیا پُر کمال تھی جسطرح کہ دہلی مین تشریف لائے اُسیطور پاک صاف رحلت فرمائی نہ کسی کا قرضہ تہا اور نہ کوئی جہگڑا پیچہے چہوڑا چنانچہ بیماری کے دنون مین مبلغ دو ہزار روپیے کی ہنڈوی دکہن سے خدمت مین آئی تہی خدا جانے کس نے نذر بہیجی تہی آپنے

لہ یعنی حضرت مولانا محب النبی فخر الدین محمد رضی اللہ عنہ کے فراق کے درد مین ۱۲ فقیر مؤلف

سے بارہ سو روپیہ تو اُسیوقت قرضخواہون کو ادا فرمایا جو لنگر فقرا مین خرچ ہوا تھا
اور باقی آٹھہ سو روپیہ مستحقون کو تقسیم کر دیا سوائے کتابون کے کچھہ اپنے پاس نرکھا مستحقونکو
کتابون کے ندینے کی وجہ یہ تھی کہ خود بدولت فرماتے تھے کہ دنیا کے کسی اسباب کو دل نہین
چاہتا مگر کتابون کی دوستی مجکو ہے اور یہ جبلی عادت ہے اور کچھہ نہین **فائدہ** ایک روز
حضرت خلیفہ صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور حضرت قبلہ عالم مین عرض کیا کہ ایک شخص نے
تاریخ وصال حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی الفاظ (محب النبی ہادی محمد فخر الدین) سے
نکالی ہے آپنے فرمایا کہ اس لفظ محب النبی سے (کہ لقب حضرت مولوی صاحب کا ہے)
کوئی واقف نہ تھا۔ ایکروز حضرت مولوی صاحب علیہ الرحمۃ والغفران نے فرمایا کہ ہم حضرت
مخدوم صاحب شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے عُرس کے دن اُنکے مزار مبارک پر گئے
اور دیکھا کہ رات کے وقت حضرت مخدوم صاحب نے تھوڑا سا اپنے لنگر کا تبرک مجکو دیا اور
فرمایا کہ تم محب النبی ہو چونکہ یہہ لقب زبان درفشان حضرت مخدوم صاحب رضی اللہ عنہ سے
صادر ہوا تھا اسلیئے مجکو بہت پیارا اور پسند ہے **فائدہ** ایک رات آپنے فرمایا کہ ابتدائے
حال مین مین دہلی شریف مین پڑھتا تھا اور مدرسہ مین حوض کے کنارہ رات کو سویا کرتا
تھا میان محمد صلح نامی حافظ بہیرہ خوشاب بھی اپنی چارپائی حوض مذکور کے کنارہ میرے
پاس کہتا تھا اور کبھی کبھی اپنے پس خوردہ سے روٹی کا ٹکڑا مجکو دیا کرتا تھا طبیعت میری
اُن دنون مشوش اور متفکر رہا کرتی تھی کبھی دلمین خیال آتا تھا کہ دکہن کی طرف چلا جاون
کبھی خیال آتا تھا کہ حاجیون کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہو لون ایک رات حافظ مذکور
نے مجہسے پوچھا کہ فلان تو غمگین کیون رہتا ہے مینے جواب دیا کہ مشفق اور رفیق اُستاد
وطن کو چلے گئے پڑھنے کی تسلی نہین اسلیئے متفکر رہتا ہون حافظ موصوف نے کہا کہ
چند روز ہوئے کہ ایک بزرگ بڑا عالم اور پیر زادہ دکہن سے آیا ہے اور فرماتا ہے کہ
جس طالبعلم کو پڑھنا ہے چلا آوے مین اُسکو پڑھاؤنگا۔ پس اس کا کہنا مینے دلمین رکھا

ایک شخص قلندر بخش نامی میرے پاس ہمیشہ کافیہ کا تکرار میرے ساتھ کیا کرتا تھا اُس
سے مینے پوچھا تو روٹی کہان سے کہاتا ہے اُسنے جوابدیا کہ ایک پیرزادہ فاضل دکہن
سے آیا ہے مجکو روٹی وہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مقرر نہین ہے لیکن ہمیشہ آکر لیجایا
کر مگر وہ شخص آفتاب ہے مینے کہا کہ کل کو مین اور تم دونون اُنکی خدمت مبارک مین چلین
گے۔ پھر ہم دونون صبح کو خدمت شریف مین گئے جب ہم حویلی کے نزدیک پہونچے ایک
غلام خوشحال نام حویلی کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے کہا کہ حضور تو خانم بازار کو تشریف
لیگئے ہین۔ ہم دونون واپس چلے آئے دوسرے روز مین راستہ کا واقف ہو ہی گیا تہا
ظہر کے وقت اکیلا گیا اور حویلی شریف کے دروازہ پر پہنچا وہان دربان بیٹھا ہوا تہا مین نے
دلمین سوچا مین نامحرم ہون کیونکر جاؤن لیکن بہت لوگ بے تحاشا آمدورفت رکہتے تھے مین
بہی آگے ہوا حویلی کے اندر ایک دروازہ اور سامنے اُس دروازہ کے ایک دالان تہا
کہ اُس دالان مین خود بدولت حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ تخت پوش پر جس پر سفید
چاندنی بچھی ہوئی تہی اور ایک بڑا گاؤتکیہ رکہا ہوا تہا بیٹھے تھے اور میرے پاس ایک
کُرتہ میلا اور ایک چادر تہی اور سر کے بال بڑے بڑے تھے مین یہ بساط دیکھکر متفکر ہوا
کہ خدا کرے میرے پڑھنے کی کوئی صورت اس پیرزادہ کی خدمت مین ہو جاوے
چونکہ مین دروازہ کے سامنے کھڑا تھا حضرت مولانا صاحب کی نظر مبارک مجھپر پڑی
مجکو آگے طلب کیا جب مین نزدیک پہنچا حضرت اُٹھے اور تخت پوش سے اُترکر نہایت
تعظیم کے ساتھ فقیر کو معانقہ سے اسطرح سرفراز فرمایا کہ جسطرح قدیمی یار مدت سے
جدا ہوتے ہوئے آپسمین بغلگیر ہوتے ہین فقیر کا ہاتھ پکڑکر تخت پوش پر اپنے پاس
بٹھایا۔ اور دریافت فرمایا کہ وطن کونسا ہے مینے عرض کیا کہ نواحی پاکپٹن فرمایا کہ بابا
صاحب کی اولاد سے ہو مینے عرض کیا کہ نہین لیکن شہر پاکپٹن کا نام سُنکر بہت خوش
ہوئے اور فرمایا کہ تم یہان کسلئے آئے ہو مینے عرض کیا کہ مینے سُنا ہے کہ آپ پڑھاتے

اسلئے مین بھی امیدوار ہو کر آیا ہون فرمایا کہ پہلے تم کہان پڑہتے تھے مینے عرض کیا کہ
میان برخوردار جیو کی خدمت مین فرمایا کہ ہمارا پڑہانا مدت سے موقوف ہے چاہیے
کہ بالفعل اب بہی تم اپنا سبق انہین کی خدمت مین پڑہا کرو پہر ہمارے پاس آکر سبق کا
تکرار کر لیا کرو مینے عرض کیا کہ فاصلہ دو روز کا ہے وقت میرا آنے اور جانے مین ضایع
ہوگا حضور نے مسکرا کر یہ بیت فرمائی۔ **بیت**

ما برائے وصل کردن آمدیم	نے برائے فصل کردن آمدیم

خیر بعدہ پڑہانے کی نوازش سے سرفراز فرمایا سبحان اللہ علم کے دریا تھے چند روز
کے بعد ارشاد ہوا کہ ہم حضرت خواجہ[1] صاحب کی زیارت کیواسطے چلتے ہین
چار پانچ روز ہم وہان رہین گے تم تکلیف نکرو۔ اسی جگہہ سبق پڑہ لیا کرو مینے ہمرکاب
جانیکے لیے التماس کیا قبول فرمایا قلندر بخش نے بہی مجکو کہا کہ مین تجہہ سے کافیہ کا سبق
لے لیا کرونگا ہم دونون ساتھہ چلتے ہین القصہ جب ہم حضرت خواجہ صاحب کے
آستانہ مبارک پر مشرف ہو چکے حضرت مولانا صاحب واپس ہونے لگے مینے عرض
کی کہ مین چند روز یہان مزار شریف کی زیارت کیواسطے رہونگا آ گئے ہی جب کبھی
مین زیارت خواجہ صاحب کی آتا تھا میرا دل چاہا کرتا تھا کہ یہان رہنا چاہیے۔ ان
دنون بندہ کی طبیعت سودائیون کیطرح ہوئی ہوئی تھی حضرت مولویصاحب قبلہ نے
فرمایا کہ تمکو تمہارے یار ہم سے طلب کرینگے اب تم ہمارے ساتھہ چلو پہر اپنے
یارون سے رخصت لیکر چند روز یہان آکر رہنا بندہ نے پہر رخصت مانگی کہ مین ضرور
چند روز یہان رہونگا۔ حضور نے کچہہ خرچ عنایت فرمایا اور میان نور اللہ نام کو
(جو داروغہ لنگر حضرت خواجہ صاحب کے تھے) مجکو سپرد کیا۔ ان دنون خواجہ
صاحب کے لنگر مین کھچڑی پکا کرتی تہی داروغہ مذکور کو فرمایا کہ یہ ہمارا درویش

[1] یعنی خواجہ صاحب اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ فقیر مولفہ عفی اللہ عنہ

چند روز یہان رہیگا۔ لنگر سے کہچڑی خاصہ کا حصہ اسکے مکان پر پہنچادیا کرناور حضور میرا ہاتہہ پکڑ کر باہر آئے۔ جب چاہ یار کی قبر کے پاس پہونچے مینے عرض کیا کہ کچہہ کلام کی اجازت عنایت ہووے کہ مین یہان پڑہون فرمایا ہم تو ملا مین تم ہماری بزرگی سے کیونکر واقف ہو۔ غرض ایک کلام کی اجازت بندے کو عنایت فرمائی۔ اور اپنے مکان کی طرف متوجہ ہوئے اسکے بعد جو یار میرے سابقہ علم پڑہتے تھے وہان سے یعنے دہلی سے روانہ ہوکر یہان اس بندۂ درگاہ کے پاس پہونچے۔ اور بہت سی رد و قدح کرنے لگے کہ تو یہان آکر چلہ دار بن گیا ہے اور ہم تیرے منتظر ہین اور آپسمین محبت رہتے ہین ضرور ہمارے ساتھ چل کہ بغیر تیرے ہمارا جی نہین لگتا۔ غرض انکی ضیافت کے بعد ناچار مین ان یارون کے ساتھہ روانہ ہوا جب ہم حضرت مولانا صاحب قبلہ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور نے ڈوپٹہ سفید اپنے دوش مبارک سے اتار کر مجہے عنایت فرمایا اور کہا کہ تمہارنے یارون مے تمکو وہان نہ چہوڑا ہمنے تمکو پہلے ہی کہدیا تہا فائدہ ایک شخص نے حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی حضور۔ مین عرض کیا کہ آپ کے دفعہ دہلی مین حضرت مولانا صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین مشرف ہوئے ہین آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا صاحب کو جب دہلی مین تشریف لائے بقدر چہہ ماہ کے عرصہ ہوا ماہ مبارک رمضان سے دو ماہ پہلے بروز عرس حضرت سلطان التارکین بندہ خدمت عالی مین مشرف بعیت سے مشرف ہوا اور حضرت مولانا صاحب حضرت شیخ صاحب اپنے والد صوری و معنوی کا عرس بارہوین تاریخ ماہ ذیقعدہ مین کرکے چودہوین تاریخ [۱۴] ماہ ذیقعدہ کو پاکپٹن کیطرف متوجہ ہوئے چنانچہ پانی پت مین چار راتین رہے پہر لاہور مین تشریف لاکر آٹھ راتین وہان رونق افروز رہے بعدہ میدان پاکپٹن کیطرف منزل بمنزل آئی چنانچہ ماہ

ذی الحجہ راستہ مین تمام ہوگیا۔ جب مقام ملکہ مین اُترے اُس رات غرہ ماہ محرم کا تہا حضرت مولانا صاحب قدس اللہ سرہ العزیز ننگے پاون فجر کیوقت پاکپٹن کین داخل ہوئے میدنی پیچہے آرہی تہی ہم ہرچند راستہ مین حضرت مولانا صاحب کا کہوج لیکر تیز تیز چلے مگر انکو نپایا۔ پاکپٹن مین حضور نے دو ماہ اور دس دن تک رہکر دہلی کیطرف مراجعت فرمائی بندہ آٹہہ نو مہینے دہلی مین خدمت مین مشرف رہتا تہا اور چند ماہ اپنے وطن مین آکر رہتا تہا اسیطور مدت گذر گئی جبوقت سے حضرت مولانا صاحب نے دہلی مین نزول اجلال فرمایا سب سے اول بندہ حضرت کی خدمت مین متوسل ہوا اس ذکر کے درمیان حضرت حافظ صاحب حافظ محمد جمال جیو نے (کہ حضرت قبلہ عالم کے خلفا مین سے تہے) عرض کی کہ حضرت کی بیعت کو حضور مولانا صاحب کی خدمت مین کتنی مدت ہوئی فرمایا چونتیس سال اور یہ بات حضرت قبلہ عالم سے ۱۱۹۹ سنہ ایکہزار ایکسو ننانوے مین سُنی گئی۔ الحمد للہ علی ذالک) اور وصال حضرت قبلہ عالم کا سنہ ایکہزار اور دوسو پانچ ہجری مین تیسری تاریخ ماہ ذی الحجہ مین ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک) **فائدہ** ایک روز آپنے فرمایا کہ جب مینے شرف بیعت کے حصول کے لیے حضرت مولانا صاحب کی خدمت مین عرض کیا ارشاد فرمایا کہ پہلے درود پڑہکر استخارہ کرلو اسکے بعد جو اشارہ کہ تمکو معلوم ہوگا اُسکے موافق مین عمل کرونگا۔ کیونکہ ہمارا یہی دستور ہے پہر حضور کے ارشاد کے بموجب مین رات کیوقت درود شریف پڑہکر سوگیا مینے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص نے کنار پختہ کا طبق میرے ہاتہ مین دیا ہے اور جبہ حضرت مولانا صاحب کا میری گردن پر پڑا ہے اور حضور آگے چلے جاتے ہین اور مین مولانا صاحب کے پیچہے چلا جاتا ہون۔ جبکہ صبح کیوقت مین زیارت حضرت مولانا صاحب سے مشرف ہوا فرمایا کہ رات کے استخارہ کی حقیقت بیان کرو۔ جو کچہہ خواب مین معلوم ہوا تہا مینے عرض کیا پہر حضور نے استغفار اور کلمہ تمجید کے چند روز پڑہنے کا

حکم فرمایا۔ اُس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خواجہ صاحب قطب الدین رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے قریب ایک قبر کے پاس بیٹھکر مجکو بیعت فرمایا الحمد للہ علی ذلک۔ چنانچہ دوسری مرتبہ جب مین دہلی شریف مین گیا تہا ایک روز حضرت مولانا صاحب حضرت خواجہ صاحب کی زیارت کیواسطے تشریف لیگئے مین بھی ساتھہ تھا مجکو فرمایا کہ یہہ جگہہ تجہے یاد ہے مینے عرض کیا ہاں حضور یاد ہے یعنے جس جگہہ مجکو بیعت کیا تہا اُس جگہہ کا نشان مجھے دیا۔ حاجی نجم الدین صاحب کتاب مناقب المحبوبین مین لکھتے ہین کہ ایک روز حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ اے نور محمدؐ کجا دہلی اور کجا پاکپٹن پروردگار کی قدرت دیکہہ کہ مجکو دہلی سے اور تجکو پاکپٹن سے لایا بعدہٗ یہہ بیت فرمائی ؎

زخاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی ست		حسن ز بصرہ بلالؓ از حبش صہیب ز روم

وصال حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمدؐ مہاروی کا تیسری ذیحجہ ۱۲۰۵ھ بارہ سو پانچ ہجری مین ہوا حیف وا ویلا جہان بے نور گشت آپکی تاریخ وصال ہے۔ عمر شریف نز لسیٹھہ سال کی تھی۔ قبر شریف آپکی قریہ تاج سرور مین ہے کہ مہار شریف سے تین کوس جنوب کی طرف یہ موضع بستی چشتیان سے مشہور ہے اس موضع مین اولاد حضرت تاج سرور بن حضرت بدر الدین سلیمان بن حضرت بابا فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے (روضہ حضرت تاج سرور کا بھی یہان ہے) اسلئے اسکو بستی چشتیان کہتے ہین یہان پر روضہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کا ایک نور کا بقعہ ہے کہ جسکو دیکہکر اُٹھنے کو دل نہین چاہتا۔ روضہ کیا نور علی نور ہے الحمد للہ کہ یہ احقر کاتب الحروف کہ مدت سے مشتاق تہا زیارت روضہ حضرت قبلہ عالم سے مشرف ہوا الحمد للہ علی ذلک۔ خلاصۃ الفوائد مین لکہا ہے کہ حضرت قبلہ عالم کی مہر پر سجع حضرت قبلہ عالم کا یہ تہا۔ ز نور محمدؐ جہان روشنست وصال حضرت قبلہ عالم کا بعد وصال حضرت مولانا صاحب کے مدت چہہ سال اور پانچ مہینے اور چہہ روز کے بعد واقع ہوا اولاد و احفاد حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی مہار شریف مین رہتی ہے اکثر کے اسمار

مبارک تذکرۃ المشائخ مین مذکور ہوئے ہین یہان بخیال ایجاز و اختصار نہین لکھے گئے آج
کل بفضلِ خدا حضرت قبلہ عالم کی مسند سجادگی پر حضرت محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی
زیب و زینت سجادہ اپنے آبا اور اجداد کے ہین۔ اور ازبس خوش خلق اور نیک سیرت
وصورت ہین اللہ تعالی تادیرگاہ اُنکو سلامت باکرامت رکھے۔ اور حضرت قبلۂ عالم کی
اولاد مین برکت دے اور اپنے ابا اور اجداد کی متابعت نصیب کرے۔ اور حضرت قبلہ
عالم رضی اللہ عنہ کے اکثر مرید تعلیم اور تلقین مریدون مین ید طولیٰ حاصل کر کے صاحب
سجادہ ہوئے لیکن چار شخص خلیفہ اعظم اور مشہور عالم تھے اول حضرت خواجہ نور محمد صاحب
ثانی نارووالہ خلیفہ صاحب کے لقب سے ملقب اور مشہور و شفقت خاص تھے اُنکا مزار
شریف حاجی پور مین ہے۔ دوسرے مولانا قاضی محمد عاقل صاحب کہ کوٹ مٹھن مین
آسودہ ہین تیسرے حافظ محمد جمال صاحب کہ ملتان خاص مین آسودہ ہین اور مرید
خلیفہ اُنکے وہان بہت ہین۔ چوتھے ہادیٔ دین مرشدنا و مولانا خواجہ محمد سلیمان
تونسوی کہ خاتم الخلفا تھے جنکا ذکر خیر آگے آتا ہے رضی اللہ عنہ

بیان حالات شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ

نام مبارک آپکا خواجہ محمد سلیمان ہے اور آپکی والدہ کا نام بی بی زلیخا ہے اور آپکے
والد بزرگوار کا نام زکریا بن عبدالوہاب بن عمر خان بن خان محمد تھا قوم افغان
سے ہین آپ خلیفہ اعظم حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد صاحب مہاروی کے ہین کشف و
کرامات مین شرق سے غرب تک مشہور اور معروف ہین وطن اصلی آپکا کوہستان
مقام گرگجی کہ تونسہ شریف سے جانب غرب تیس کوس کے فاصلہ پر ہی تھا آپ شروع
حال مین کوٹ مٹھن کے درمیان قاضی محمد عاقل صاحب کے مدرسہ مین کتب درسیہ
کی تحصیل فرماتے تھے کہ تھوڑے دنون بعد حضرت قبلہ عالم معہ ایک جماعت خلفا
اور متوسلین کے بمقام اُچ کہ کوٹ مٹھن کی نواح مین ہی تشریف لائے ایکروز حضرت

قبلہ عالم مخدوم جہانیان جہان گشت کی خانقاہ مین تشریف رکہتے تھے کہ آپ اُسی جگہ شرف بیعت سے مشرف ہوکر مورد توجہ خاص ہوے بعد ازان قبلہ عالم کی حضوری اختیار کرکے خلافت پائی اور حضرت قبلہ عالم کے ارشاد کے بموجب تونسہ شریف مین اقامت اختیار فرمائی اور وہان ہزاران مردمان شرقی اور غربی کو شرف بیعت سے ممتاز فرمایا اور اکثر صاحب سجادہ کیا۔ چونکہ آپکے خوارق وکرامات بہی اظہر من الشمس اور ساحۂ تحریر وتقریر سے باہر ہین اس مختصر مین اُنکی گنجایش ندیکہکر صرف چند فوائد پر جو زبان گوہر فشان فیض ترجمان اُس فخر الاولیا سے صادر ہوئے منتخب ملفوظات[له] مین سے لیکر اکتفا کیا جاتا ہے تاکہ موجب خوشی خاطر طالبان ذوق وشوق ہو۔

ملفوظ۔ صاحب مناقب شریف لکہتے ہین کہ ایکروز حضرت فخر الاولیا قدس سرہ کی محفل اقدس مین کہ جسمین صاحبزادہ میان نور احمد صاحب علیہ الرحمۃ سجادہ نشین حضرت قبلہ عالم مہاروی رض بہی تشریف رکہتے تھے بزرگون کی صحبت کی تاثیر کا ذکر ہوا حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے فرمایا کہ بیشک نیک صحبت ضرور نیک تاثیر بخشتی ہے چنانچہ نقل ہے کہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین ایک بادشاہ کو قید کرکے لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو اسلام کی تعلیم فرمائی اُسنے نامنظور کیا حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اسکو فلان صحابی کی صحبت مین لیجاؤ۔ کہ چندروز وہان رہے جب اُس صحابی کی صحبت مین کچہہ دن اسکو گذرے صحبت کی تاثیر سے اُسنے خود بخود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام قبول کیا اور نعمت اسلام اسکو حاصل ہوئی حضرت فخر الاولیا[عه] قدس سرہ نے اسکے بعد فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ

له یہ چند ملفوظات تبرکا وہ ہین کہ صاحب مناقب شریف نے خود حضرت فخر الاولیا رسے سُنے اور صاحب منتخب ملفوظ نے مناقب شریف سے انتخاب کئے ۱۲ عه حضرت فخر الاولیا ذات کریم صفات نور کبریا محبوب بارگاہ رحمان حضرت خواجہ محمد سلیمان قدس سرہ سے مُراد ہے ع زنور وفخر چون خلعت بپوشید جہانے بر در او خاک پوشید ٭ ملقب ہم بہ فخر الاولیا شد ٭ بعالم فاش ختم الاولیا شد ۱۲ فقیر مولا بخش۔

عنہ کے دست مبارک مین عجب تاثیر تھی جو کوئی انکا دست مبارک پکڑتا فی الفور تاثیر پاتا
اور یہ بیت زبان مبارک پر لائے ؎

گرفتم ساغری از دست مستی	تعالی اللہ چہ دستے وہ چہ دستی

الحمد للہ علی ذالک ملفوظ- ایکروز محفل قدسی منزل حضرت فخر الاولیا قدس سرہ اور
حضرت صاحبزادہ صاحب میان نور احمد صاحب علیہ الرحمۃ مین ذکر ہوا کہ مرید
غائب کو سند لینا بھی جائز ہے یا نہین حضرت فخر الاولیا نے فرمایا کہ سند و نکی بہت
وجہ سے اول سند مرید غائب کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت
ہے اور اسکی تحقیق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سرور کائنات افضل الصلوۃ واسطے عمرہ
اور زیارت کعبۃ اللہ (حرسہا اللہ تعالی) کے معہ اپنے اصحاب کے مکہ شریف (زادہا اللہ
شرفاً و تعظیماً) کی طرف تشریف فرما ہوئے جب موضع حدیدہ مین کہ مکہ کے قریب ہے
پہونچے قریش مکہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارادہ سے مطلع ہوکر
کہلا بھیجا کہ ہم آپکو مکہ شریف آنے اور داخل ہونے نہ دینگے (اور یہ واقعہ فتح مکہ سے
پہلے ہوا تھا) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کو بطور وکالت کے قریش سے صلح کرنیکے واسطے اس بات پر کہ ہم صرف زیارت
اور عمرہ کے واسطے آئے ہین کچھہ نقصان ہم سے تمکو نہ پہونچیگا بھیجا- اور جب
عثمان رضی اللہ عنہ کو واپس آنے مین دیر لگی- لوگون مین مشہور ہوا کہ مکیون نے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا جب یہ شہرت سمع شریف نبوی مین پہونچی سنتے ہی
تمام صحابہ کو کہ حضور کے ہمراہ تھے بلا کر فرمایا کہ اگرچہ تمکو پہلے بیعت حاصل ہے اور تم
اس پہلی بیعت پر سے خدا اور رسول کی فرمانبرداری اور امر جنگ وغیرہ مین حاضر اور
مضبوط ہو لیکن تم پھر مجھہ سے بیعت حاصل کرلو تاکہ ثبوت اور استحکام تمہارا اطاعت
خدا اور رسول مین زیادہ متصور ہو اور مکیون کی لڑائی مین دل وجان سے رجوع کرو پس

تمام صحابہ موجودہ نے از سر نو دوبارہ بیعت کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ کوئی صحابی باقی رہا ہے جس نے بیعت جدیدہ نکی ہو صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت
عثمانؓ موجود نہین ہین اور اُنکی شہادت کی خبر پہونچی ہے حضور نے فرمایا کہ عثمانؓ کی بیعت
بھی دوبارہ ہونی چاہیے شاید اسوقت نور نبوت سے حضور نے معلوم کیا کہ عثمانؓ زندہ
ہین پس اپنا بایان دست مبارک نکالا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمانؓ کا ہے اور اپنا دھنا
ہاتھ نکال کر فرمایا کہ یہہ ہاتھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پس دست راست کو
دست چپ پر رکھا اور بیعت فرمایا اُسیدم آیت شریف لقد رضی اللہ عن المومنین اذ
یبایعونک تحت الشجرۃ الخ نازل ہوئی جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر
بیعت کے بعد تہوڑے دنونمین سلامت پہونچے آنحضرت علیہ السلام نے اُن کی
بیعت غائبانہ کو جائز رکہا اور دوسری بیعت نکی۔ پس بیعت غائب کی سند مین یہہ سند
قوی ہے پہر فرمایا کہ اگر کوئی شخص حاضر ہونے سے لاچار ہووے کسی بزرگ کی خدمت
مین وکیل کو عرض بیعت کیواسطے بہیجے بزرگ اُسکو وکیل کے کہنے پر مُرید کرے وہ
بہی مُرید ہو جاتا ہے اس بات کی بزرگون نے یہ ترکیب بہی فرمائی ہے کہ اپنے ہاتھ
کے نقش کو صندل یا زعفران پاک سے پاک پارچہ یا کاغذ پر چسپان کر کے بہیجتے
ہین اور وکیل کو بہی بہیجتے ہین اور اہل ارادت کو کہلا بہیجتے ہین کہ اس نقش پر ہاتھ
رکہکر کہے کہ مین فلان پیر کے ہاتھ پر فلان سلسلہ مین مُرید ہوا اور جو ورد وظائف
پیر لکہکر بہیجین اسپر عمل کرے پس وہ تحقیق مُرید ہے اور بہی فرمایا کہ اگر پیر پارچہ رومال
بہیجے اور اہل ارادت اُس رومال پر اپنا ہاتھ رکہکر مریدی اختیار کرے یہ بہی بزرگون
نے جائز رکہا ہے لیکن دور والون کے واسطے۔ اور مُرید ہونے کے واسطے یوں بہی
آسان طریق ہے کہ اگر لوگ بہت جمع ہو گئے ہوں بزرگ ایک کپڑے کو دراز کر کے
انکو کہے کہ سب اس کپڑے کو پکڑین اور اُن سب نے اس پہیلے دراز کئے ہوئے کپڑے

کو پکڑ لیا اس ترکیب سے بزرگ اُنکو بیعت کرے یہ بیعت بھی درست ہے خصوص عورتوں کے واسطے بیعت کا یہی طور ہے۔ اور یہی حضور نے فرمایا کہ میت کا مُرید ہونا اور اُسکی بیعت بھی درست ہے اور وہ بھی مُرید ہو سکتا ہے چنانچہ ایک شخص دنیا دار مسافرت مین فوت ہو گیا۔ اور اُس کا سر ہلتا تھا آرام نہین پکڑتا تھا۔ علمائے سے لوگون نے پوچھا جواب اور اُس کا سبب معلوم نہوا۔ آخر ایک بزرگ کے پاس گئے اور پوچھا اُس بزرگ نے یہ فرمایا کہ یہ شخص کسی کا مُرید نہین ہوا اسکو کلاہ اور شجرہ دیدو پس کلاہ اُسکے سر پر رکھی اور شجرہ اُسکے سینہ پر رکھا اُسکے سر ہلنے سے آرام لیا اس وجہ سے بھی مُرید ہونا درست ہے۔ اور یہی فرمایا کہ (سبع سنابل) مین لکھا ہے کہ بیعت اور مُریدی نامتولد کی بھی درست ہے چنانچہ سید فتح نامی ساکن زید پور کے فرزند متولد ہوا شیخ صفی کے پاس کہ ایک بزرگ تھا آیا اور اپنے بیٹے کو مُرید کرنا چاہا شیخ مذکور نے نور باطن سے دریافت کیا کہ اُسکے پانچ بیٹے ہونگے پانچ کلاہ اور پانچ قطعہ شجرہ اُسکو دئیے اور کہا یہ سب ہمارے مُرید ہین اور اُسیطور ہوا۔ اور سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مین اُس شخص کو مُرید کرتا ہون جس کا نام لوح محفوظ مین اپنے مریدون مین دیکھتا ہون اور مغفور پاتا ہون۔ اس موقعہ پر حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے فرمایا یہ بزرگ تو لوح محفوظ مین مغفوریت اور مُرید کا نام دیکھکر مرید کرنا افضل جانتے تھے لیکن خاندان چشت مین اس سے زیادہ فضیلت ہے کیونکہ ہر شخص جو آتا ہے اور اس سلسلہ مین بیعت کرتا ہے اور داخل سلسلہ ہوتا ہے فوراً داخل ہوتے ہی مغفور ہو جاتا ہے اس خاندان کے مُرید کو صرف ایک سلسلہ شریف پڑھنا ہی کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب الحمد للہ علی ذلک۔ **ملفوظ** ایک روز حضرت فخر الاولیا قدس اللہ سرہ نے تذکرہ عشق مین یہہ بیت پڑھی ؎

بیمارگان عشق تو بر بوی زلف تو	بر بادہ دادہ جان و دل و خانمان خویش

پس اس جگہ فرمایا کہ عشق عجب چیز ہے اور عشق وہ ہے کہ حاضر و غائب مین یکسان ہو بلکہ غیبت مین ترقی پکڑے کیونکہ یہ بہت افضل ہے اور فرمایا کہ مراد ترقی سے وہ ہے کہ روبرو ہووے یا نہووے یاد محبوب مین قائم رہے ہر حال اور ہر جگہ اور ہر وقت بجز خیال معشوق کے ایک دم نہ گذارے اس عشق سے اس ذکر سے مراد ہماری عشق و محبت پیر ہے جسکو نصیب ہووے اور فرمایا ایک شخص مرید تمام روز مجاہدہ کرتا ہے اور ایک دم محبت پیر مین شاغل ہوتا ہے اسکا وہ ایک دم یاد پیر مین افضل ہے اُس تمام روز کے مجاہدہ سے کیونکہ مقصد حقیقی پیر کی یاد سے بہت جلد میسر آجاتا ہے اور یہہ بیت زبان مبارک پر لائے ؎

یک زمانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سال طاعت بے ریا

الحمد للہ علی ذلک۔ ایکروز حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے فرمایا کہ مین ایک گوشہ مین بیٹھا تھا ناگہان ایک شخص میرے پاس آیا اور قرآن مجید اپنی بغل سے نکالکر میرے آگے رکہا اور کہا تم کیمیا گر ہو للہ مجکو بہی کیمیا کا نسخہ سکہلا دو مین حیران ہوا کہ یہ کیا کہتا ہے آخر اُسکو ہزار مشکل و منت سے اپنے پاس سے دور کیا بعدہٗ فرمایا شاید جن لوگون کو خدای تعالی بے اسباب ظاہری رزق اور روزی دیتا ہے اُسکو خلقت کیمیا گر جانتی ہے اور سائل ہوتی ہے کہ ہمکو بہی کیمیا سکہلاؤ چنانچہ مینے سُنا تہا کہ ایک افغان نے حافظ محمد جمال ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین عرض کیا کہ تم کیمیا گر ہو مہربانی کرکے مجکو بہی سکہلادو اُنہون نے فرمایا کہ خان جیو مین کیمیا گر نہین ہون قبلۂ عالم کے کرم سے کارروائی کرتا ہون وہ اس حدتک دامن کش ہوا کہ ہزار شدت سے اس سے خلاصی کی اور بہی فرمایا کہ ایک بزرگ محمد منیر نام اوبہی شہر فرید لکہویرہ مین آئے انکا قاعدہ تہا کہ پندرہ سولہ [16] درویش اپنے ہمراہ رکہا کرتے تہے اور انکے روٹی کپڑے کا خرچ

اپنے پاس سے دیتے تھے ذید مذکور یہ صورت دیکھکر اُنکے درپے ہوا اور تقاضا
کرنے لگا کہ تم کیمیاگری جانتے ہو ہمکو بھی سکھلاؤ وہ بزرگ حکمت عملی سے اُس سے
خلاصی پاکر چلے گئے اور فرمایا کہ حق تعالی جن لوگون کو توکل بخشتا ہے اسطرح انکو روزی
دیتا ہے کہ عوام الناس کا فکر اسمین نہین پہنچتا ہے توکل عجب چیز ہے بلکہ توکل مومن
ہونے کا نشان ہے کہ فتوکلوا علی اللہ ان کنتم مؤمنین قرآن مجید مین صادر ہے اگر توکل
صادق ہووے تو ضرور حق تعالی روزی بحساب اور بے حرج اہل توکل پر وافر عطا فرماتا
ہے اور یہہ بیت زبان دُر فشان پر لائے بیت

حق دہد مانند مُرغان قوت	بر توکل گر بود غیب روزیت

اور فرمایا کہ متوکل صادق اور اہل شریعت اور صاحب طریقت وہی ہے کہ روزی کے
واسطے اسباب ظاہری کی تلاش نکرے اور اسمین جستجو نکرے بلکہ فراغت دل سے
یاد خدا اور اُسکی عبادت مین حاضر رہے اور جو کچھہ غیب سے اُسکو پہونچے اپنی قوت مین
خرچ کرے اور زیادہ کو تصدق کرے الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کے معنے یہی ہین اور یقین
جانے کہ جو کچھہ مقدر ہے ضرور پہونچیگا جستجو کرے یا نکرے ع

نخوری بیش از انکہ روزی تست	گر کنی صد ہزار باری جُست

اسجگہ کوئی اور عالم موجود تہا اُسنے ان ابیات کو پڑہا۔ ابیات

کہ روزی نیاید بکوشش فزود تو بنشین کہ روزی خود آید پدید	بہ شغل جہان رنج بردن چہ سود بدنبال روزی چہ باید دوید

حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے یہ سُنکر زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر روزی کو تلاش
کیا جاوے اور اُسکے پیچھے دوڑا جاوے اُس سے پہلو پھیرتی ہے اور اگر توکل پر بیٹھ
جاوے اور تلاش نکرے روزی خود بخود اُسکے پہلو مین آجاتی ہے اور یہ آیت بیان
فرمائی کہ روزی دینے والا ہی سُبحانہ تعالی ہے کہ ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین۔

الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) عشق کے ذکر مین حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے فرمایا کہ عشق و محبت اور شوق کے اذکار مین عشق کا ولولہ پیدا ہوتا ہے یعنی عشق کا دعوی دل سے پیدا ہوتا ہے اور جب عشق کی سوختگی درجہ کمال سے دل مین لاحق ہوتی ہے کتنا ہی اسکو چھپایا جاوے آخر ایک روز اندر سے باہر آجاتی ہے اور یہ ابیات پڑہین۔ ابیات

چند پنہان غم عشق تو مرا طاقت نیست رو کشادہ از صنم طاقت عاشق نبری	وقت آنشد کہ برون آید ازان شور ہمہ چون پس پردہ شوی پردہ چرا بیدای

بعدہ فرمایا کہ اگرچہ ولولہ عشق ہی اختیار مین نہین ہے لیکن اصل کمال مرتبہ عشق کا وہ ہے کہ حوصلہ وسیع عشق مین ہونا چاہیے تاکہ دوست کے اسرار کے لائق ہو جن لوگون نے عشق مین کمال حوصلگی سے قدم رکہا ہے اور اسیر مرگئے ہین شہادت کا درجہ پایا ہے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے من عشق وعف وکتم فقد مات شہیدا درجہ کاملون اور مرتبہ واصلون کا یہ ہے الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایک روز حضرت فخر الاولیا یہ ابیات زبان درفشان پر لائے۔ نظم

ای عشق تو بے نشان جمالی دارد ہر لحظہ مثالی و خیالے داری	در اصل وجود خود کمالی دارد ای عشق زہی غاست چہ حالی داری

ایک روز یہہ بیت زبان مبارک پر لائے بیت

نظامی انچہ اسرارست کز خاطر برون آید	نداند کس پس بیتش زبان درکش زبان درکش

اور بہی فرمایا کہ عشق اگرچہ آگ ہے لیکن لطیفہ الہی سے ہے اور بہی فرمایا کہ بعضے سالکون نے عشق کو ذات حق کہا ہے بعدہ یہہ دعا پڑھی۔ اللہم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یؤدی الی حبک واللہم اجعل حبک احب الی من نفسی واہلی ومالی ومن الماء البارد الی العطشان اور حاضرین مجلس کو اشارہ فرمایا

کہ درویش کو چاہئے کہ اس دعا کو نماز کے بعد پڑھتا رہے تو محبت الٰہی مین فائز ہووے
الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایک روز بعض علمائے حضرت فخر الاولیا قدس سرہٗ
سے دریافت کیا کہ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ حدیث ہے حضور نے اسکے جواب
مین فرمایا کہ مینے جواہر اسرار مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یہ کلام بعض بزرگون کے نزدیک
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے اور بعض حدیث کہتے ہین امام نودی
رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی عدم صحت مین تصریح کی ہے لیکن اگرچہ حدیث نہین ہے مگر
کتب مشایخ اور علما مین مستشہد ہے اور اسکے موافق قرآن مجید اور احادیث مین
بہت وارد ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وفی انفسکم افلا تبصرون۔ سنریہم آیتنا
فے الآفاق وفے انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق اور اخبار انبیاء علیہم السلام مین
آیا ہے حاکیا عن اللہ تعالی کہ یا انسان اعرف نفسک حتی عرفت ربکہ وقال صلی
اللہ تعالی علیہ سلم اعرفکم بربکم اعرفکم بنفسکم الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایک روز
مقام احمد پور مین حضرت فخر الاولیا قدس سرہ اور صاحبزادہ صاحب مقبول الصمد
میان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کی محفل قدسی منزل مین علما لوگ حاضر تھے اس طائفہ کا
ذکر شروع ہوا کہ تصوف کی نسبت اپنی طرف کرتے ہین اور بغیر اذن پیر کے بیعت کرتے ہین
اور لوگون کو مرید بناتے ہین حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے فرمایا کہ جب مرید سلوک
پیر کی مدد سے مقامات طے کرے خلافت لینے کا خیال نکرے جو کچھہ پیر سے پائے اسکو
کافی سمجھے زیادہ کی ہوس نکرے اور عبادت باری تعالی مین مستقیم رہے اور مقام توکل
اور مجاہدہ کو خون جگر سے درست کرے کہ شغل نقل کتب اور قول بزرگون کا یہی اور یہ
وہ بزرگ لوگ کہ مجاز من اللہ ومن الشیخ ہوئے ہین انہون نے خوشی سے اپنے تئین
اس کام مین نہین ڈالا ہے لیں خود بخود دیہ کا (یعنی بدون اجازت بیعت) شروع نکرے
کہ اپنا کام خراب کیا ہو بلکہ ایسا کرنا خدا کے ساتھہ لڑنا ہے اور جو شخص یاد حق میں یاد

پیر مین مستغرق ہے وہ پیر سے خلافت لینے کا خیال کیون کرے ۵

بے یادِ روزگار تو گریک نفس زنم		تضییع عمر باشد و تعطیل روزگار

الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایک وقت بیان تصوف مین زبان دُرفشان حضرت فخر الاولیا قدس سرہ سے یہ لفظ سُنا گیا کہ تصوف حسن خلق ہے التصوف ہو الاخلاق الحسنۃ الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایک وقت ایسا ذکر فرماتے تھے کہ سالک کو مداخلت نیک چاہیئے۔ اول یہ کہ قسم یعنے سوگند خدا کی نہ کہائے نہ سچی نہ جھوٹی نہ قصد کے ساتھہ نہ غفلت کے ساتھہ کہ موجب ظہور انوار ہے۔ دوسرے جھوٹ نہ بولے نہ جد سے نہ ہزل سے کہ یہ بھی موجب شرح صدر ہے۔ تیسرے وعدہ خلاف نکرے کہ موجب جمع احبا و مرتبہ عروج عند اللہ ہے۔ چوتھے کسی چیز کو غفلت کے ساتھہ نکرے اور جاندار کو دُکھہ ندے تاکہ اہل دنیا سے امان مین رہے اور نیز عقبے مین درجہ احسن پاوے اور مقرب بارگاہ حق ہوجائے۔ پانچوین دُعاے بد نکرے اُسکے واسطے کہ اسکے لایق ہووے اگرچہ اُسنے ظلم کیا ہو۔ چھٹے اہل قبلہ کو کافر اور مشرک اور منافق نہ کہے کہ موجب قرب خدا ہے۔ ساتوین نامحرم پر نظر نکرے نہ ظاہر نہ خفیہ بلکہ اپنی تمام خواہشون کو نگاہ رکہے۔ آٹھوین کسی کو نقصان پہونچانے اور اپنا بوجھہ خورش اور پوشش و مانند اسکے کسی پر رکہنے سے پرہیز کرے اگرچہ تہوڑا ہو خواہ محتاج ہو یا نہ ہو کہ اسمین عابدون اور مفتیون کا شرف ہے اور اس عمل سے امر معروف اور نہی منکر پر قوت پاتا ہے اور تمام لوگ اُسکی آنکھہ مین یکسان ہوتے ہین کیا امیر کیا فقیر اور یقین اور توکل کامل ہوجاتا ہے۔ نوین طمع نکرے ایک کوڑی کی کہ لوگون کے ہاتھہ مین ہے کہ یہہ غزا اکبر ہے اور غنا خالص اور ملک عظیم اور فخر جلیل اور نیز تواضع کہ یہہ خصلت تمام عبادتون کی جڑ ہے الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایکروز اسمین گفتگو ہوئی کہ بعضے اولیا اللہ سے کار بدعت ظہور پاتا ہے اُسکا کیا خیال کیا جاوے حضور نے

فرمایا کہ جو لوگ اولیای کامل اور مکمل ہین اول تو اُنسے بدعت ظاہر ہوتی نہین اور اگر
برتقدیر ہو بھی جاوے تو اُسکے کُل پر نظر کرنی چاہیے کہ آیا ہمیشہ اُنسے بدعت ہوتی
ہے یا کبھی کبھی اور بدعت بھی دو قسم پر ہے حسنہ اور غیر حسنہ اور اگر بالکل غیر حسنہ
ہے اُسکو دلمین بُرا کہتا ہے اور اُسپر انکار نہین کرتا ہے - اور اگر حسنہ ہے تو اُسکے
کرنے اور فرمانے سے کوئی حکمت ہے واللہ اعلم ہمین کیا سبب ہے اُسکو دلیل نکرنی
چاہیے اور نہ پوچھنا چاہیے الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایکروز حضور فخر الاولیا
قدس سرہ العزیز مین اہل حیات و اہل وصال کی نذر معین اور غیر معین اور منت کا ذکر
ہوا حضور نے فرمایا کہ سب درست ہے لیکن فرق اس طرح ہے کہ نذر معین تو
وہ ہے کہ کسی قدر نذر للہ اور نذر بزرگان ماہیانہ یا سالانہ مقرر کی ہو اُسکا ادا کرنا
ضروری ہے اور غیر معین وہ ہے کہ کبھی کبھی حسب توفیق طعام یا نقد فی سبیل اللہ دے
یا کسی بزرگ کی ارواح کو کھانا یا شیرینی پکا کر اور اہل وصال پر ختم پڑھکر خصوص
اُنکے عُرس کے روز دے یا بزرگ اہل حیات کے پاس لیجاوے اور وہ جو مطلب کے
حصول کیواسطے بطور نذر کے للہ یا کسی بزرگ کی منت مانے اُسکو بھی ادا کرے اس موقع پر
ایک شخص نے علما مین سے سوال کیا کہ گیارھوین جو پیر صاحب کے نام سے مقرر
ہے وہ کیونکر ہے حضور نے جواب مین فرمایا کہ کتاب سخاوۃ الانبیا مین اُسکا اجرا
خود رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لکھا ہے - اور پیر صاحب ہر مہینہ
مین گیارھوین کرتے تھے - بعض نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہر مہینہ مین کرتے تھے اگرچہ عُرس ماہ ربیع الاول مین مقرر ہے لیکن وہ
عُرس کی نسبت سے ہر مہینہ مین جو چیز طعام اور شیرینی اور دودھ وغیرہ سے موجود
ہوتی ختم پڑھکر صرف فرماتے تھے پس اس صورت مین گیارھوین جائز ہے الحمد للہ
علی ذلک (ملفوظ) مؤلف مناقب شریف نے ایکروز ذکر کیا کہ مینے اپنی

تنگدستی حضور انور مین عرض کی ارشاد ہوا کہ یہ الفاظ اور کلمات ہر روز اکتیس
مرتبہ پڑہ لیا کر بفضلہ تعالی محتاج نہوگا۔ پس مین عامل ہوا اُس روز سے فراخ
دستی یہ مینے پائی۔ کلمات یہ ہین۔ اللھم یا رب الارباب و یا مسبب الاسباب و
مقلب القلوب یا غیاث المستغیثین یا اہل المسخرۃ نصر من اللہ و فتح قریب و بشر
المومنین فاللہ خیر حافظا و ہو ارحم الراحمین ملفوظ) ایکروز مینے (یعنی مولف مناقب
شریفیہ) نے سُنا کہ حضور نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا انت یا رب کل شیء
و وارثہ و رازقہ و راحمہ کو ہر شخص اپنے مطلب کے حصول کیواسطے ہر روز ستر مرتبہ
پڑہ لیا کرے (ملفوظ) ایکروز ایک شخص نے عرض کی کہ یا حضرت دعا فرماؤ کہ حق تعالی
اپنے فضل اور آپکی توجہ کے مین سے ہم بیچارون کی تقصیرین معاف فرمائے اور
نزع کے وقت عاقبت بخیر کرے۔ حضرت فخر الاولیا نے یہ رباعی پڑہی۔ رباعی

روز و شب میخواہم از رب این دُعا	از گروہ مومنان کن اے خدا
بر رہ شرع بدہ محکم قدم	ہم بکلمہ ورد وقت نزع دم

اور فرمایا اول خدائے تعالی سے سلامتی ایمان بعدہ دفع بلا اُسکے بعد نیکوئی
اولاد اور رزق مانگنا چاہیے الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایکروز حضرت فخر الاولیا
فرماتے تہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور سلسلہ مین مُرید ہو تو اُسکو چاہیے کہ سلسلہ چشتیہ
ضرور پڑہتا رہے اور تہوڑا بہت قرآن شریف پڑہکر انکی ارواح کو بخشتا رہے
انشاء اللہ تعالی اُنکے نام لینے کی برکت سے بہشت مین جگہ پائیگا اور یہ ابیات
زبان مبارک پر لائے ابیات

ہر کہ خواند شجرہ پیران چشت	او بماند جاودان اندر بہشت
بود ہر یک پیر چشتی اے فتا	بر قدم گاہ محمد مصطفی
ہم بہ تفسیر و حدیث ہم اصول	عالمے بودند ہر یک از رسول

گر بخوانی فاتحہ بر روح شان	روی دو زخ را نہ بینی بیگمان	سچ ہے ؎
اگر از ایشان باشم از ایشان گیرند	و اگر بد باشم بایشان بخشند	

الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایک وقت فرمایا کہ صاحب فتوحات مکی لکھتے ہین کہ کشف و کرامت کچھ چیز نہین بلکہ کشف و کرامت وہ ہے کہ سالک تمام وقت ضلالت اور غفلت مین نہ گزارے تاکہ عبادت مین ذوق اور لذت حاصل ہوا اور ہر حال رضای ایزدی مین راضی رہے اور یہ بیت زبان مبارک سے فرمائی۔ **بیت**

اگر شہ روز را گوید شب ست این	بباید گفتن اینک ماہ و پروین	

الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) ایکروز مسئلہ تصوف مین گفتگو تھی حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے یہ مصرعہ ہندی زبان مبارک سے فرمایا۔ **مصرعہ** ہابیل قابیل آدم کے بیٹے آدم کس کا جایا اور اُسکے ساتھ ہی یہ بیت پڑھی ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہے + من قبلہ راست کردم بر سمت کجکلاہی۔ پس حضرت صاحبزادہ محمود نے۔ دکہ اس مجلس مین نوشہ مقدسہ مین موجود تھے اور یہ وہ زمانہ تہا کہ حضرت فخر الاولیا قدس سرہ بوجہ ضعف طبیعت مہار شریف کیطرف خانقاہ حضرت قبلہ عالم پر کسی صورت تشریف نہین لیجا سکتے اتھے اور طاقت نہین رکھتے تھے عرض کی کہ کیا اچھا ہوتا اگر کسی صورت آپ خانقاہ حضرت قبلہ عالم پر پہونچتے حضور نے فرمایا صاحبزادہ جیو ہمارا دل ہر لحظہ چاہتا ہے کہ مرغون کی طرح اڑکر بدستور خانقاہ مبارک پر پہونچون لیکن کیا علاج کرون بوڑہا اور ضعیف ہوگیا ہون اور یہہ بیت پڑھی ؎

جوانی شد و زندگانے نماند	جہان گو بمان چون جوانی نماند	
جوانی بود خوبی آدمی	چو خوبی رود کی بود خرمی	الحمد للہ علے ذلک (ملفوظ)

صاحب مناقب لکھتے ہین کہ حاجی نجم الدین صاحب ہندوستانی مجھہ سے ذکر کرتے تھے کہ چند مرتبہ مینے حضور فخر الاولیا مین عرض کی کہ یا حضرت اس بندہ پر توجہ فرماؤ جواب مین فرمایا ابھی ہماری توجہ تو تیرے اپنے بارہ مین بیچانی نہین ہے کہ تو جو صدہا کوسون سے دوڑا

ہو آتا ہے ہماری توجہ کے بدون آتا ہے پس حضرت کے اس فرمانے سے مین حیران ہا بیشک بدون امداد حضرت اور سوائے توجہ شریف کے یہان آنا ممکن نہین الحمد للہ علی ذلک

(ملفوظ[لہ]) ایک روز مسکین (یعنی مولوی یار محمد صاحب منتخب ملفوظ) مجلس فخر الاولیا مین حاضر تہا حضور نے زبان دُرفشان سے فرمایا کہ ہدایت خاص حق تعالی کے قبضہ قدرت مین ہے دوسرے کو اس امر مین دخل نہین قولہ تعالی۔ یہدی من یشاء اور اسپر ایک قصہ یاد فرمایا کہ ایک روز سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان رونق افروز تھے کہ ایک شخص اجنبی کہ پہلے اُسکو کسی نے نہین دیکھا تہا داخل محفل قدس منزل ہوا اور دیدار مبارک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فائز ہو کر رقص کرنے لگا (جیساکہ عرب کے صحرا نشینون کی عادت ہے کہ خوشی کیوقت رقص کرتے ہین) ایک ساعت کے بعد رقص موقوف کیا اور ایک گوشہ مجلس مین جا بیٹھا اور گریہ اور زاری شروع کی جب دونو باتون یعنی رقص اور گریہ سے فارغ ہوا خود بدولت سرور کائنات رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایجوان اول تو نے خوشی کا اظہار کیا کہ رقص کیا اور پھر غم اور گریہ مین مشغول ہوا یہ کیا سبب تہا اُسنے جواب مین عرض کیا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا خوشی اور کیا غم رقص اور گریہ میرا دونو یکسان ہین کیونکہ حق تعالی نے ہدایت اپنے ہاتھہ مین رکھی ہے مین ایک چرواہا ہون چوپائے چُگانے مین مشغول تہا ایک شتر سوار راستہ سے میرے پاس سے گزرا اور وہ کچھہ اشعار عرب کے کہتا جاتا تہا اُنمین حضور کا نام مبارک تہا مینے اُس شتر سوار سے کہا کہ اے شتر سوار اس اسم شریف کا صاحب کہان ہے اُسنے اسطرف کو اشارہ کیا مین اسی لحظہ مال کو اسی جگہہ جنگل مین چھوڑ کر اس نیک طرف کو روانہ ہوا اسقدر فاصلہ تہا کہ مین تین روز مین قطع منازل کر کے حضور کی خدمت شریف مین مشرف ہو کر دیدار فیض انوار سے فائز ہوا۔

لہ یہان سے اُن چند ملفوظات کا ذکر ہے جو صاحب منتخب نے خود اپنے کان سے اُس کان حقایق یعنی فخر الاولیا سے سُنے

اور یقیناً آپ وہان موجود نہ تھے بلکہ خدای تعالی موجود تہا جس نے مجکو ہدایت کی
پس مین اُس سببسے خوش ہوا اور رقص کیا کہ الحمد للہ حق جلشانہ نے ہدایت کو اپنے
ہاتہہ مین رکہا ہے اگر آپکے ہاتہہ مین ہوتی مجکو کب میسر ہوتی اور گریہ میرا اس سببسے
ہے کہ جب مین یہان پہونچا مینے دیکہا کہ حضور انور کے خویش اور اقربا حضور سے
عداوت رکہتے ہین بلکہ لڑائی سے پیش آتے ہین پس مین آپکے خویشون کے احوال
پر غمناک ہوا کہ کاش کے ہدایت آپکے ہاتہہ ہوتی کہ آپ اُنکو خویشی اور قرابت کیوجہ
سے سب لوگون سے پہلے ہدایت بخشتے جب ہدایت دست قدرت حق جلشانہ مین
منحصر ہی اُنکو کچہہ فایدہ نہوا پس میرے رونے اور رقص کرنیکا سبب واحد ہے
فایدہ جاننا چاہیے کہ اس اعرابی کے قصہ مین گویا حضرت فخر الاولیا قدس سرہٗ نے
یہ آیہ کریمہ ادا فرمائی انک لاتہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء **بیت**

حکم یہدی من یشاء را پیش دار	کار خود تفویض کن با کردگار
ابلہا برگو از و توفیق خواہ	جملہ ما بندگانیم اوست شاہ
ہر کرا او خواند کس او را نراند	ور کسی را راند کس او را نخواند

الحمد للہ علی ذلک (**ملفوظ**) ایک روز یہ کترین مولف منتخب شریف حاضر مجلس شریف
تہا حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس جگہہ سو مسلمان جمع ہو جاوین اُنمین ایک ولی اللہ ضرور
ہوتا ہے اور ولی ہونا تین طریق پر ہے ایک یہ کہ وہ ولی اللہ اپنے تئین ولی جانتا ہے اور دوسرے لوگ
بہی جانتے ہین کہ یہ شخص ولی ہے اور دوسرے وہ شخص کہ وہ خود جانتا ہے کہ مین ولی ہون اور دوسرے لوگ نہین جانتے تیسرے
وہ ہے کہ نہ خود جانتا ہے کہ مین ولی ہون اور نہ دوسرے لوگ اُسکو ولی جانتے ہین
اسیطرح جس جگہہ مسلمانونکی سو قبرین ہونگی وہان اہلِ قبور مین سے ایک ولی اللہ
ضرور ہوگا الحمد للہ (**ملفوظ**) ایک روز مجلس شریف مین اس زمانہ کے لوگون کی
دین کی سستی کا ذکر ہوا حضرت فخر الاولیا قدس سرہٗ نے زبان دُرفشان سے فرمایا

کہ جو کوئی اس نمانہ مین پنجگانہ نماز جماعت کے ساتہہ ادا کرتا رہے وہ ولی اللہ ہی الحمد للہ
علی ذلک (ملفوظ) ایک روز یہ مسکین مؤلف منتخب شریف نماز ظہر کے وضو کرانے
کے وقت حاضر خدمت اقدس تہا میان محمد اکرم خادم حضور انور کے وضو کیواسطے
اعضاء مبارک پر پانی ڈالتا تہا خادم مذکور نے عرض کیا کہ یا حضرت ولایت کیا ہی اور
کسکو کہتے ہین اول تو حضرت فخر الاولیا قدس سرہ نے اُسکے سوال کو خوش طبعی مین
تبدیل کیا لیکن میان محمد اکرم نے پہر بطریق الحاح عرض کیا کہ ہر غلام کے سوال کا جواب
باصواب عطا ہوتا ہے اور اس کمترین نے جو سوال کیا حضور نے خوش طبعی مین مبدل
فرمایا اور جواب نہ ملا۔ اسپر حضور نے کشادہ پیشانی سے توجہ فرما کر زبان مبارک سے
فرمایا کہ حق تعالی بندہ کے دل مین جو استغنا پیدا کرتا ہے کہ ہر شخص سے وہ مستغنی ہو جاتا
ہے اس استغنا کا نام ولایت ہی اور صاحب اُستغنا کو ولی اللہ کہتے ہین الحمد للہ علی ذلک
(ملفوظ) ایک روز ایک تقریب سے حضور زبان مبارک پر لائے کہ سب سے نیک
وہ شخص ہے کہ اپنے تئین سب سے بُرا جانتا ہے اور بدتر سب سے وہ شخص ہے جو اپنے تئین
سب سے نیک جانتا ہے الحمد للہ علی ذلک (ملفوظ) مولوی حسن علی کہ ایک پیر بہائیون مین
سے ہتے بیان کرتے ہتے کہ ایک روز مین حضور کے عبادت خانہ سے باہر بیٹہا ہوا تہا
کہ مولوی متین الدین بہاولپوری کہ وہ بہی پیر بہائی تھے حضور کے عبادتخانہ مین سے
نہایت شادان و فرحان باہر آئے مینے کہا اے مولوی صاحب آج خلوت حضور حضرت
صاحب سے خوشنود آتے ہو کیا سبب ہی کہا تمکو بہی خوش کردونگا اور میرا ہاتہہ پکڑ
کر اپنے ڈیرے پر لے آئے اور کہا کہ تمکو بشارت دیتا ہون اُس ارشاد مبارک کی
جو آج مجھے عنایت فرمایا مین آج خلوت فخر الاولیا مین گیا تہا اور مینے یہ عرض کیا کہ
یا حضرت غریب نوازہ ہم غلام کہ اپنے وطن مین گہر مین رہتے ہین تمام سال حضور

سلہ اس فرمان مین بہت رمز اور اشارے ہین منتخب ملفوظ مین دیکھنی چاہئیین ۱۲ فقیر محمد مولا بخش ٹہنددے

کے نام کا وظیفہ ورد کرتے ہین اور بعد سال کے حضور کی خدمت مین زیارت اور استفادہ
کیواسطے ہزار امید سے یہان پہونچتے ہین بعد چند روز کے زیارت سے مستفید ہوکر اپنے
گہر کو روانہ ہوتے ہین شاید کہ ہم اس بیت کے مصداق ہین مصرعہ تہیدستان قسمت
را چہ سود از رہبر کامل * ابہی دوسرا مصرعہ مینے نہین پڑہا تہا کہ حضرت فخر الاولیا نے
نہایت جذبہ سے فرمایا کہ اے لڑکے چپ ہو اور یہ بات مت کہہ میرے دروازہ پر
ہرگز بے نصیب نہین آیا ہے اور نہ آویگا اگر تو بے نصیب ہوتا میرے دروازہ پر ہرگز نہ آتا
خود تیرا آنا میرے پاس تیرا نصیب ہے اور تو کیا چاہتا ہے بس مولوی حسین الدین نے کہا کہ
میری غرض اور شادی یہی تہی کہ مینے اپنا نصیب معلوم کیا اور تمکو بہی بشارت دیتا ہون
اور سب پیر بہائی اس بشارت مین داخل ہین الحمد للہ علی ذلک ۔ حضرت فخر الاولیا قدس
سرہ کے کلمات طیبات دل تو یہی چاہتا ہے کہ لکہتا چلا جاؤن اور بس نکرون چونکہ اس
خلاصہ کی بنیاد اول سے اختصار پر رکہی گئی ہے ناچار اسی پر اکتفا کیا خلفا آپکے
بہت ہین لیکن تین خلیفہ مشہور عالم اور رہنماے خلایق عرب و عجم ہوئے ہین اول خلیفہ
[illegible] صاحب کہ ریاضات مین زبدہ عصر تہے دوسرے حافظ محمد علی صاحب خیرآبادی
کہ اکثر مردان ہند اور دکہن اور عرب کے رہنما ہوئے تیسرے مولوی محمد علی صاحب مکہڈی
کہ اکثر مردان ولایت اور پنجاب کو فضیلت کے رتبہ پر پہنچا کر صاحب سجادہ کیا ماسوا انکے
اب آپکے جانشین اور قایم مقام حضرت ہادی دینا و مرشدنا و مولانا خلاصہ خاندان ولایت
نقاوہ دودمان کرامت خاتم الخلفا و نبیرہ خاص حضرت اعلی واقدس افاضت منش
حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب متع اللہ المسترشدین بطول بقائہ والعمہم بشرف لقائہ الی
ابد الاباد ہین جنکا ذکر خیر آگے آتا ہے وفات حضرت فخر الاولیا کی ساتوین ماہ صفر
سنہ ۱۲۶۷ بارہ سو سڑسٹھ ہجری مین ہوئی اور قبر شریف موضع تونسہ شریف درمیان بنگلہ
شریف مسجد کہ عبادت گاہ آپکا تہا زیارت گاہ خلایق ہے اور عمارت عالی روضہ مبارک

کی عجائب روزگار سے ہے اور عمر شریف چوراسی برس تھی (اوآفتاب چشتیان بود)

آپکی تاریخ وفات ہے رضی اللہ تعالے عنہ ۱۲ ۶۷

بیان حالات شیخ المشائخ ہادینا و مرشدنا و مولانا حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی سلمہ اللہ القوی

آپ فرزند بزرگ حضرت خواجہ گل محمدؒ بن حضرت خواجہ محمد سلیمان رضی اللہ عنہم کے ہین ولادت باسعادت آپکی ماہ ذی الحجہ ۱۲۴۷ھ بارہ سو سینتالیس ہجری مین ہوئی چنانچہ تاریخ ولادت آپکی (زہے بیدار بخت) اور آپ عالم علم ظاہر اور باطن اور صاحب سجادہ حضرت فخر الاولیا خواجہ محمد سلیمان رضی اللہ عنہ جد بزرگوار اپنے کے ہین صاحب منتخب ملفوظ لکھتے ہین کہ بعض معتمد یارون سے ثبوت کو پہنچا ہے کہ جب حضرت فخر الاولیا کے بدن عنصری کا ضعف زیادہ تر معلوم دیا اور آتش فراق کے شعلہ مارنیکا خوف ہونے لگا تو آپ یعنی حضرت سجادہ نشین صاحب متع اللہ المستفیدین لطول بقائہ اپنے سینہ مبارک سے حضرت فخر الاولیا کو تکیہ دئے ہوئے بیٹھے تھے اور فراق کی سوزش سے گریہ اور زاری شروع تھا کہ آپکی چشمان مبارک سے آنسو گر کر حضرت فخر الاولیا کے دوش اور پیراہن مبارک پر جا پڑے تب معلوم ہوا کہ وہ نونہال باغ معرفت خوف فراق سے روتے ہین یہہ حال دیکھکر حضرت فخر الاولیا نے آپکی طرف توجہ فرمائی اور آپکی ریش مبارک کو دست حق پرست سے مساس کر کے فرمایا کہ تو ایسا کیون غمناک ہوا ہے تسلی رکھہ اور گریہ مت کر ہمارا جسم تیرے جسم کے ساتھہ اور ہمارا دل تیرے دل کے ساتھہ اور ہماری روح تیری روح کے ساتھہ ہمیشہ رہیگی - اور رات کیوقت اندرون حویلی سے اہل پردہ سے پیغام پہونچا کہ زیارت اور دعائے فیض پانے کیواسطے آتے ہین سب غلامون اور خادمون کو علیحدہ کر دیوین چنانچہ اُسوقت ہی اہل پردہ نے آپکے واسطے حضرت فخر الاولیا سے عرض کی اور قبول پڑی اور زبان مبارک سے ایسا فرمایا کہ ہم

اُس سے راضی اور خوشنود ہین اور اپنی پشت مبارک کو آپکے سینہ معرفت گنجینہ سے چسپان کر کے
فرمایا کہ ہم ہمیشہ اسیطرح اسکے سینہ کے ساتھ رہینگے اور اس سے جدا نہونگے اور مناقب المحبوبین
مین ہے کہ حضرت فخر الاولیا رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال خاص توجہ کی نظر کیمیا اثر سے
آپکو دیکھکر فرمایا کہ ونفخت فیہ من روحی سبحان اللہ یہ کیا کلمہ ہے کہ حضرت نے آپکے حق مین فرمایا
اس سے زیادہ کیا نعمت ہوگی کہ آپکو بخشی اپنی روح اپنی آپ ہین ہوئے مریدان راسخ الاعتقاد
پر مبارک ہو کہ وہ جان جہان جہانسے نہین گئے بلکہ اسی گلشن سے یہ پھول کھلا ہے
جو کوئی اُس جناب کا معتقد ہے وہ اس جناب کا غلام ہے اور جو کوئی اس جناب کا منکر
ہے وہ اُس جناب کا دشمن ہے ٭ حدیث حسن یوسف را کجا داند اخوانش + زلیخا را بپرس
از وی کہ صد شرح و بیان دارد + اور قبل وفات کے اپنی دلائل الخیرات آپکو دی اور فرمایا
کہ اب ہم سے نہین پڑہی جاتی ہماری طرف سے تم پڑہو بعد فرمایا کہ مُریدونکے سلسلہ پر ہماری
طرف سے تم دستخط کرتے ہو۔ اس سے یہ مُراد تہی ٭ من تو شدم تو من شدی من تن شدم
تو جان شدی + تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری + یہی سبب ہے کہ ہمارے حضرت
ابتک اپنے مُریدونکے شجرہ پر نام پاک حضرت فخر الاولیا کا لکھتے ہین اپنا نام نہین لکھتے چنانچہ
اس فقیر کے شجرہ پر بہی اسطرح خاص آپکے دست حق پرست سے یہ لکھا ہوا ہے (الٰہی بحرمت
و تعریف خاکراہ دردمندان سلیمان عاقبت مولا بخش بخیر گردان) آپنے بعد حصول اس
نعمت کے ایسا دل کو مجاہدہ و اشتغال مین ڈالا ہے کہ جو طریقہ مجاہدہ حضرت صاحب کا تہا
وہ تمام آپنے اختیار کیا ہے کوئی وقت اشتغال باطنی سے خالی نہین اور اس نفس بدکیش کو
ایسا ذلیل کیا ہے کہ جس بدن مبارک پر حالت صاحبزادگی مین بیش قیمت لباس دن اور
رات بدلتے تہے اب اسپر ایک تہبند نیلا اور پرانی میلی کلاہ اور ایک پیراہن میلا رکہتے ہین
جب پیراہن پرانا ہو جاتا ہے اپنے بدن مبارک سے دور کرتے ہین - لنگر کا کام جیسا
کہ حضرت صاحب کے زمانہ مین تہا اُس سے زیادہ درویش آپکی خدمت مین رہتے ہین

٭ یعنے آپ ہی سے ہے [illegible] مؤلف عفی عنہ

کوئی طالب علمی اور کوئی ذکر اور اشغال مین مشغول ہین ہر درویش کی خدمت روٹی اور کپڑے سے
کرتے ہین اور ہر ملک مثل خراسان اور ہندوستان اور اور جگہ سے طالبان خدا آپکی خدمت
مین آکر بیعت ہوتے ہین اور اپنے مقصود اصلی کو بہوبچتے ہین اور پہر جاتے ہین اور آپ بہی
اپنے جد بزرگوار کیطرح ہر سال موضع تاج سرور (یعنی بستی چشتیان) مین حضرت قبلہ عالم
خواجہ نور محمد قدس سرہ کے عرس پر صدہا درویشون کے گروہ سے تشریف لیجاتے ہین
اور راستہ اور تاج سرور مین بہی لنگر جاری رہتا ہے اور آپنے اپنی اور اپنے درویشونکی
رہایش کے لیے عمدہ عمدہ مکانات اور حجرے متصل خانقاہ رفیع بارگاہ حضرت قبلہ عالم قدس
سرہ کے تیار کروا دیے ہین اب قریب روضہ حضرت قبلہ عالم کے ایک عالیشان پختہ سرای نواب
بہاولپور کیطرف سے بہی تعمیر ہوگئی ہے اور نیز اپنے جد بزرگوار کیطرح ایک سال درمیان دیگر
دوسرے سال بلدہ پاکپٹن مین حضرت گنجشکر قدس اللہ سرہ العزیز کے عرس پر تشریف لیجاتے
ہین یہان بہی آپنے اپنے اور اپنے درویشون کے لئے مکانات بنوا رکہے ہین تعمیر مسجد اور برج نظامی
پاکپٹن شریف مین کہ عرصہ دراز سے شکستہ تہے آپ ہی کی سعی سے تیار ہوگئے ان دونون سفر
مذکور مین ہزارہا خلق آپکی مرید ہوتی ہے اور اسقدر فتوحات آتی ہین کہ جس کا کچہ بیان نہین
اللہ تعالی اس حضرت ثانی کو ہم سب خادمون کے سر پر تاقیام قیامت سلامت باکرامت رکہے اور
اس فقیر حقیر مولا بخش کاتب رسالہ ہذا کو آپکے مریدون مین قبول اور منظور فرماکر اپنا اور اپنے دوستونکا
عشق و محبت نصیب کرے بحق نون والصاد۔ زیادہ تر خوشی کی یہ بات ہے کہ ہمارے حضرت جناب
خواجہ اللہ بخش مدظلہ الشریف علی روس الخدام علاوہ نعماے باطنی کے نعمت حج اکبر سے بہی
سرفراز ہوئے ہین اور زیارات مقدسات مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفا و تعظیما و
دیگر مقابر خواجگان سے (جو اس نواح پاک مین واقع ہین) مشرف ہوکر نور علی نور ہوگئے
مختصر کیفیت اس مبارک سفر کی واسطے خوشی خاطر طالبین کے مرآۃ العاشقین مین سے
یہان پر لکہی جاتی ہے کہ بتاریخ چہارم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۹ ہجری پنجشنبہ کے روز مبلغ

ساٹھہ ہزار اور پچیس روپے اور آستانہ شریف کے درویشوں اور دوسرے رفیقوں مثل صاحبزادگان مہاروی وغیرہ دوستان تخمیناً دوسو نفر ۲۰۰ اپنے ہمراہ لیکر شہر ملتان مین رونق افروز ہوئے وہان سے چند مردمان کو رخصت کرکے لاہور مین تشریف لائے اور میان سلطان کی سرائے مین ایک رات گزاری اور بعض لوگون کو وہان سے واپس رخصت کرکے سہارنپور کا ٹکٹ لیا تمام روز وہان گزار کر رات کیوقت دہلی کا ٹکٹ لیکر سوار ہوئے اور سات راتین دہلی مین خواجگان کے مکانات پر ٹھہرے اسکے بعد وہان سے اجمیر شریف کا ٹکٹ لیکر روانہ ہوئے اور چار راتین اجمیر شریف اقامت فرمائی اسکے بعد صاحبزادہ حافظ محمد موسی صاحب اور صاحبزادگان مہاروی اور دیگر یاران کو کہ آپکے وداع کیلیے ہمراہ گئے تھے واپس بہیجا ایس اسی نفر درویش اور دوست اپنے ہمراہ لیکر احمد آباد کی طرف تشریف لیگئے دو راتین وہان رہکر اور پہر سترہ روز شہر بمبی مین گزار کر اورنگ آباد کیطرف واسطے زیارت روضہ مقدسہ حضرت خواجہ نظام الدین رضی اللہ عنہ کی تشریف لیگئے دو راتین وہان گزار کر زیارات مکانات خواجگان کے راستہ سے پہر واپس بمبی آکر آٹھہ روز اقامت فرماکر بسواری جہاز دخانی عرصہ بارہ روز مین جدہ شریف مین پہونچے وہان ایک رات گزار کر مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے ایک مہینہ اور سترہ روز وہان رہکر پہر واپس جدہ شریف مین آئے اور ایک مہینہ قیام فرمایا اسکے بعد بسواری جہاز بعلہ براہ بندر کہار اینبوع روانہ ہوئے پانچ روز منزل بحری اور پانچ روز منزل بری طی کرکے سولہوین تاریخ ماہ رمضان المبارک بوقت گیارہ بجے رات کے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور زیارت روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل کی دو مہینے اور تین دن وہان مقام رہا پہر انیسوین تاریخ ماہ ذیقعدہ کو وہان سے رخصت ہوکر پہلی تاریخ مکہ شریف مین تشریف لے آئے اٹھارہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ تک مکہ اور جبل عرفات کے درمیان مناسک حج بجا لائے پہر واپس جدہ شریف مین تشریف لائے سات روز وہان قیام فرماکر پہر بسواری جہاز دخانی عرصہ اٹھارہ روز مین شہر بمبی مین رونق افروز ہوئے چار راتین وہان گزار کر پہر بسواری ریل دہلی کے راستہ سے ایک رات لاہور مین گزار کر ملتان

کیطرف تشریف لیگئے تین رات وہان قیام کرکے ستائیسوین تاریخ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۰ھ تیرہ سو دس
تونسہ شریف مین پہونچے الحمد للہ علی ذالک نان و نمک کل ہمراہیون کا حضور کے لنگر سے مقرر
تہا بارہ نفر حضور کی جماعت مین سے فیما بین حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کے فوت ہوئے
غرض آپکی ذات بابرکات جامع جمیع صفات ہے تمام ہندوستان سے لیکر ولایت تک
لکہو کہا آدمی آپکے خاندان کے مُرید ہین جو طریقہ حضرت صاحب کا تہا اُسی طریق سے حضور
فیض رسانی خلایق مین مصروف ہین مسجد شریف متصلہ روضہ حضرت فخر الاولیا رضی اللہ عنہ
کی تیاری جو حضور کے عہد مین ہوئی ہے قابل زیارت ہے مجہہ جیسے ناچیز سے اسکی تعریف کما حقہ
نہین ہوسکتی نیز روضہ حضرت فخر الاولیا اور دیگر مکانات جو آپکے عہد مین تیار ہوئے ہین
اُنکی توصیف مین ایک جُداگانہ دفتر چاہیے اس مختصر مین گنجایش نہین نظر تعمق سے جب دیکہیں
تو معلوم ہوتا ہے کہ ظہور حضرت فخر الاولیا کا اب ہوا ہے حالات کشف و کرامات و ریاضات
اور اوصاف حمیدہ آپکے احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہین چونکہ آپکو پوشیدگی پسند ہے
اسلئے اس عاجز کو جرأت تحریر نہین ہے کیونکہ آپ اپنے اخفاے حالات و تصرفات مین
جسقدر خوش ہین اسقدر افشاے اور شہرت مین خوش نہین ہین آج کہ پچیس تاریخ ماہ
جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ تیرہ سو پندرہ ہجری ہے عمر شریف آپکی تخمیناً کچہہ اوپر تہتر سال ہوگی
حق تعالیٰ آپکو قایم سلامت باکرامت دایم رکہے اور روز بروز مدارج اعلی اور رتبہ علیا
پر پہنچاوے آمین اول صاحبزادہ آپکے بفضل ایزد متعال فاضل و اورع بدرجہ کمال حضرت
مولانا حافظ محمد موسیٰ صاحب ظلہ العالی ہین کہ جلوہ جمالی اور نور سلیمانی اُنکی پیشانی
سے ظاہر و باہر ہے انکے بڑے صاحبزادے کا نام میان حامد صاحب ہے کہ تحصیل علم
مین مصروف ہین حق تعالیٰ عمر خضری نصیب فرماوے دوسرے صاحبزادے حضرت
صاحب ظلہ العالی کے مقبول بارگاہ احد حضرت مولانا احمد صاحب قدس سرہ العزیز
عالم و فاضل تہے کہ عین شباب مین رحلت فرماگئے تیسرے صاحبزادے حضور کے منظور

انوار معبود میاں محمود صاحب ہیں کہ عالم و فاضل ہیں انکے صاحبزادے میاں احمید سلمہ الوحید ہیں اللہ تعالی بطفیل سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا اس و دمان والاشان کو قیامت سلامت باکرامت رہکے آمین آمین آمین اللہم ثبتنا علے تصدیق الانبیا وارزقنا احوال الانبیا بحرمت النبی الامی العربی الہاشمی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ اجمعین فقط

قصیدہ درشان محبوب جہان حضرت خواجہ صاحب تونسوی مدظلہ الشریف علی رؤس الخدام الی یوم القیام نذر گزرایندہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب المتخلص بہ (عبدی) بھنڈوی برادر خالہ زاد فقیر مؤلف عفی عنہ

ای مظہر شان الا اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ	وی نائب صدر رسول اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
از نور محمد نورانی ای زینت تخت سلیمانی	محبوب آلہ خلیل اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
تو قطب العالم ربانی تو غوث الاعظم سبحانی	واہ شان عظیم نعالی اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
یا حضرت موسی شاہجہان در زیر حکمت کون مکان	بالنگر عام سبیل اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
محمود محمد شاہ ہدی یا حضرت احمد شیر خدا	ای ہور فشان فضل اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
یا حضرت حامد نور آلہ مقبول غلام زکریا	فی العمر شریف اطال اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
ای بلبل گل محمد الثو از گلشن خیر محمد تو	ای زینت مسند اہل اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
از حرمت این شاہان عبدی عیان کن سر نہان	از لا الہ الا اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

۳۲۲۳۹

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ معتبر کہ در بیان حالات مشایخ چشتیہ معہ خلاصہ ملفوظات حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان صاحب تونسوی رحمہم اللہ علیہم اجمعین جسکو حضرت مولوی مولا بخش صاحب بھنڈوی سلمہ القوی نے تالیف کرکے مطبع ضوی دہلی کو عنایت فرمایا اور خادم الفقرا سید میر حسن عفا اللہ عنہ مالک مطبع مذکور نے بمقتضای و طلبا چھپوا کر شائع کیا۔ کوئی اور صاحب اسکے طبع کے مجاز نہیں ہیں

فہرست کتب جدید الطبع مطبع ہذا (سیر العارفین) مصنفہ مولانا جمالی رح مجموعہ ۳۲۳ صفحات